ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء عسیٰ ان یبعثک ربک مقاما محمودا

غلام احمد قادیانی

تار کا پتہ الفضل قادیان

رجسٹرڈ ایل نمبر ۴۳۵

THE ALFAZL
QADIAN

الفضل

اخبار ہفتہ میں دوبار

قیمت ہر ہفتہ فی پرچہ ایک آنہ

قادیان

ایڈیٹر غلام نبی

ششماہی للعہ سالانہ عار

جماعت احمدیہ کا مسلمہ آرگن جسے (سنہ ۱۹۱۳ء میں) حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ نے اپنی لوارث میں جاری فرمایا

نمبر ۳۵	مورخہ ۲۹ اکتوبر ۱۹۲۶ء	یوم جمعہ	مطابق ۲۱ ربیع الثانی ۱۳۴۵ھ	جلد ۱۴

فہرست مضامین

مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ کو نزلہ کی شکایت ہے۔ اللہ تعالیٰ صحت عطا فرمائے۔

حضرت مفتی محمد صادق صاحب قادیان پہنچ گئے ہیں۔

مولوی عبدالمغنی صاحب ناظر بیت المال بھی اپنے کام پر آگئے

لنڈن سے احمدیہ مسجد کے افتتاح کی رسم کی مفصل روئداد پہنچ گئی ہے۔ جس کو خلاصۃً ۲۵ اکتوبر بعد نماز عصر مسجد اقصیٰ میں احباب قادیان کو سنا دیا گیا۔ اب احباب بیرونی کے لئے انشاء اللہ تعالیٰ الفضل کا آئندہ نمبر "مسجد نمبر" ہوگا جس میں روئداد کے علاوہ اخبارات کے کٹنگس کا ترجمہ بھی ہوگا۔

مولانا ظہور حسین صاحب کی نسبت ۲۵ اکتوبر ظہر کے وقت آنے کی توقع تھی۔ احباب استقبال کے لئے تیار تھے۔ وہ صبح ہی تشریف لے آئے پھر بھی بہت سے احباب اور طلباء بیرون قصبہ پہنچ گئے۔

مولانا ظہور حسین صاحب دارالامان میں پہنچ گئے

احباب کرام کے لئے یہ مژدہ موجب صد ہزار مسرت ہوگا کہ المجاہد فی سبیل اللہ مولانا ظہور حسین صاحب ۲۵ اکتوبر صبح بخیر و عافیت دارالامان پہنچ گئے۔

آپ ۱۲ جولائی سنہ ۱۹۲۴ء برادر مکرم محمد امین خان صاحب کے ہمراہ تبلیغ بخارا کے لئے گئے تھے۔ مشہد پہنچ کر مولانا بیمار ہو گئے۔ اور آگے اکٹھے جانے میں دونوں کے یکدم گرفتار ہو جانے کا اندیشہ بھی تھا۔ اس لئے برادر محمد امین خان صاحب پہلے بخارا گئے۔ وہ راستہ میں گرفتار بھی ہوئے۔ لیکن کسی نہ کسی طرح بخارا پہنچ گئے۔ جہاں سے وہ اپنے ساتھ حاجی علی خان صاحب کو ساتھ لائے۔ جو یہاں دارالامان میں کئی مہینے رہ کر واپس اپنے وطن گئے۔ ان کے ساتھ برادر محمد امین خان صاحب دوبارہ بھیجے گئے۔ اور اب برادر موصوف لاپتہ ہیں۔ اور ان کی نسبت مختلف افواہیں گرم ہیں۔

برادر محمد امین خان صاحب کے دوبارہ جانے میں ایک کام

ان کا یہ بھی تھا۔ کہ وہ مولانا ظہور حسین صاحب کا پتہ لگائیں۔ مولانا موصوف مشہد سے اکیلے بعزم بخارا چل دئے۔ اور سرحد پار ہو کر اس گاڑی تک بھی پہنچ گئے۔ جہاں سے بخارا پہنچتے ہیں مگر عین موقعہ پر پولیس نے ان کو گرفتار کر لیا۔ اور ناحق ناروا جاسوس سمجھے جا کر تاشقند اور عشق آباد کے جیل خانوں میں رکھے گئے۔ پھر ماسکو پہنچائے گئے۔ تحقیقات سے کچھ ہاتھ نہ آتا تھا۔ مگر بولشویک وغیرہ یہ نہ سمجھ سکتے تھے۔ کہ کوئی محض دین و مذہب کے لئے بلا اتنی دور دراز پُرمشقت مسافت طے کرتا ہے۔ حالانکہ سیاسیات سے اس کا ذرا بھر بھی تعلق نہ ہو۔ ان ظالموں نے آپ کو سخت بدنی سزائیں دیں ایذائیں پہنچائیں۔ رسّوں میں جکڑ کر اندھیری کوٹھڑیوں میں مارمار کر رات کو پھینک دیتے۔ مگر ہمارا مکرم معظم بھائی اسے بطیب خاطر برداشت کرتا رہا۔ اور اپنے اصل مقصود تبلیغ سے ایک دم غافل نہ ہوا۔ چنانچہ مختلف علاقوں کے خصوصاً ترکستان کے چالیس اصحاب نے سلسلہ احمدیہ میں بیعت کی۔ اور وعدہ کیا کہ ہم یہ پیغام حق دوسروں تک پہنچائیں گے۔ اللہ تعالیٰ ہمارے مجاہد بھائی کو بہت بہت اجر دے۔ یہی وہ برگزیدہ لوگ ہیں جو احمدیت کے اصل مقصد کو سمجھے۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ کی طفیل اپنی مراد پا گئے۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء عنی وعن سائر المسلمین ؎

نظم
احمدیہ مسجد لنڈن کا افتتاح

یہ نظم گھٹیالیاں (سیالکوٹ) کے ایک احمدی جلسہ میں جو احمدیہ مسجد لنڈن کے افتتاح کے متعلق کیا گیا۔ پڑھی گئی ؎

پو پھٹی مغرب سے آنکھیں کھولکر دیکھو ذرا
نیّر اسلام باصد آب و تاب آنے کو ہے

ظلمت انسان پرستی! دُم دبا کر بھاگ جا!!
اب تو تیری سلطنت میں انقلاب آنے کو ہے

اہل دل کیسا مبارک ہے تمہارا جذب عشق
شاہد حسن ازل کھولے نقاب آنے کو ہے

ساقیا! اب کھولدے میخانۂ وحدت کے در
شوق سے بیتاب یاں ہر شیخ و شاب آنیکو ہے

ظلمت تثلیث کے مرکز میں مسجد بن گئی،
اب کہاں ظلمت! کہ سر پر آفتاب آنے کو ہے

لشکر محمود کا ہے دَر دَ سالار جری
دیکھنا اعدا پہ ہو کر فتحیاب آنے کو ہے

خاکسار نذیر احمد سیکرٹری سٹوڈنٹس کلب احمدیہ مڈل سکول گھٹیالیاں ؎

کنڈیار (نواب آباد) میں لیکچر
آریوں کا کوئی پنڈت مقابل پر نہ آیا
(تار بنام الفضل)

برادر محمد یحییٰ صاحب کمال ڈیرہ دکھن سے بذریعہ تار جو ہمیں ۲۵ر اکتوبر ۳ بجے دوپہر ملی۔ مطلع فرماتے ہیں:-

۲۳ر اور ۲۴ر اکتوبر بمقام کنڈیار (نواب آباد) میں آریوں سے احمدیوں کا مباحثہ قرار پایا تھا۔ جس کے متعلق آریہ اخبار "مرزا پور خاص گزٹ" میں آریوں کی طرف سے یہ اعلان کیا گیا تھا۔ کہ اس مباحثہ کے لئے دہلی سے آریہ پنڈت آئیں گے۔ ہم نے مولوی اللہ دتا صاحب جالندہری اور حافظ جمال احمد صاحب کو بذریعہ تار بلایا۔ جو مولوی بقاپوری صاحب کو ہمراہ لئے تاریخ مقررہ سے پہلے پہلے پہنچ گئے۔ لیکن نہ ہی آریوں کا کوئی پنڈت اور نہ ہی آریوں کا کوئی اپدیشک پہنچا۔ جس سے ان کو ازحد شرمندگی اٹھانی پڑی۔ اور عامۃ الناس کی ملامت کا نشانہ بننا پڑا۔ بالآخر مولوی اللہ دتا صاحب نے "آریہ دہرم اور اسلام" پر ایک دلچسپ لیکچر دیا۔ جس سے پبلک بہت محظوظ ہوئی۔ اور ایک اچھا اثر قبول کیا۔ باوجود اس بات کے کہ آریہ صاحبان کو عام اجازت دی گئی تھی۔ کہ وہ خاتمہ لیکچر پر سوالات کریں کسی آریہ نے کوئی سوال نہ کیا۔ ہم اس کامیابی پر خدا تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہیں ؎

دہرم سالہ میں تبلیغ احمدیت
(تار بنام الفضل)

سیکرٹری صاحب انجمن احمدیہ ڈیرہ اسمٰعیل خان بذریعہ تار جو ہمیں ۲۶ر اکتوبر پونے گیارہ بجے ملی۔ مطلع فرماتے ہیں:-

"وفد تبلیغ نمبر ۲ یہاں پہنچ گیا۔ ۲۱ر اکتوبر کو مولوی علی محمد صاحب نے "اسلام اور دیگر مذاہب" پر تقریر کی ۲۲ر اکتوبر کو مولوی عبد الغفور صاحب نے "مسلمانوں کے تنزل و ترقی کے اسباب" پر لیکچر دیا۔ اور اسی دن مولوی علی محمد صاحب نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اسوہ حسنہ پر تقریر کی۔ اور ۲۳ر اکتوبر کو "ختم نبوت" پر تقریر فرمائی۔ جو نہایت امن کے ساتھ سنی گئی۔ پھر اس بات کا ازحد افسوس ہے کہ حافظ روشن علی صاحب علالت طبع کے باعث کوئی تقریر نہ کر سکے۔ اور اس افسوس کا اظہار بہت سے غیر احمدی احباب نے بھی کیا۔ جلسہ کے اختتام کے قریب مولوی علی محمد صاحب بھی بیمار ہو گئے۔ لیکن باوجود ان تکلیفوں کے وفد لیہ کو روانہ ہو گیا ؎

اخبار احمدیہ

احمدیہ گزٹ جناب ناظر اعلیٰ صاحب سیکرٹریان انجمنہائے احمدیہ کو بتاکید ارشاد فرماتے ہیں۔ کہ احمدیہ گزٹ کے خریدار مہیا کر کے ان کی تعداد سے اطلاع دیں۔ تا گزٹ میں ہر جماعت کی کارگذاری کا اعلان کر دیا جائے۔ ہر خریدار مبائع احمدی کی طرف سے ایک روپیہ پیشگی دفتر محاسب میں داخل ہونا چاہیئے ۲۶ر اکتوبر کا نمبر ۷ نکل چکا ہے۔ اور ایک غیر معمولی نمبر ۲۷ر اکتوبر کو نکل رہا ہے۔ مینجر احمدیہ گزٹ قادیان ؎

زمیندار کی فتنہ اندازی زمیندار نے افکار و حوادث میں کچھ سوالات شائع کئے ہیں۔ جن سے یہ افواہ اڑانا مقصود ہے کہ علی گڈھ کی جماعت سلسلہ احمدیہ سے خارج کر دی گئی ہے۔ اس کی کوئی اصلیت نہیں۔ شیخ محمد حسین صاحب سینیر سب جج علی گڈھ سے لکھتے ہیں۔ کہ جماعت احمدیہ علی گڈہ خدا کے فضل سے مخلص اور بدستور وابستہ دامن خلافت احمدیہ ہے۔ اس قسم کی جھوٹی افواہ جو زمیندار نے اڑانا چاہی ہے۔ ایک غیر شریفانہ اور قابل شرم حرکت ہے ؎

ایک مدرس کی ضرورت احمدیہ مدرسہ کیرنگ کے لئے ایک مدرس کی ضرورت ہے۔ جو پرائمری تک تعلیم دے سکے۔ سکول امدادی ہے۔ احمدیت سے واقف ہو۔ تنخواہ بیس روپے ماہوار۔ علاوہ مکان اور خوراک۔ خط و کتابت کے لئے پتہ:-
ناظر تعلیم و تربیت قادیان

اعلان نکاح مورخہ ۲۰ر مارچ ۱۹۲۶ء کو چودہری محمد نذیر صاحب پسر چودہری کرم الٰہی صاحب محلہ کوٹلہ فقیر (جہلم) کا نکاح بعوض مبلغ پانصد روپیہ مہر سکینہ بیگم بنت جمعدار نواب دین صاحب محلہ اسلام آباد (امرتسر) حال قادیان سے مسجد مبارک میں جناب مولانا مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب نے پڑھا
نواب دین جمعدار پنشنر پلٹن ۲۲ حال دار قادیان

درخواست دعا ملک امان اللہ خان صاحب سواتی اسسٹنٹ سیکرٹری انجمن احمدیہ بالاکوٹ کا ایک خط پہنچا ہے۔ جس میں وہ تحریر فرماتے ہیں۔ کہ مخالفین سخت مخالفت کرتے ہیں۔ جس کی نوبت عدالت کو پہنچ گئی ہے۔ اور ان کی مخالفت ہمارے ازدیاد ایمان کا باعث بن رہی ہے۔ تاہم تمام جماعت کی خدمت میں دعا کی درخواست کرتے ہیں۔ لہٰذا احباب ان کے لئے دعا فرمائیں۔ خاکسار عبد الاحد ہزاروی (مولوی فاضل) قادیان

دعائے مغفرت میری بیوی مسماۃ نواب بی بی ۱۶ر اکتوبر کو فوت ہو گئی ہے۔ مرحومہ نہایت نیک نیت اور مخلص تھی۔ احباب دعائے مغفرت فرمائیں۔
خاکسار حسن محمد ٹلو سوہلوی مدرس مدرسہ تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان

(... کے لئے قادیان سے شائع کیا)

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الفضل
یوم جمعہ۔ قادیان دارالامان۔ ۲۹ر اکتوبر ۱۹۲۶ء

سالانہ جلسہ ۱۹۲۶ء

ہم اور ہمارا فرض

قوموں اور جماعتوں کی زندگی اور موت کے سوال کا ایک اہم پہلو ان کی روایات کی زندگی اور موت اور ان باتوں کی ادائگی کے ساتھ وابستہ ہوتا ہے۔ جو بطور فرض کے ان پر لازم کر دی جاتی ہیں۔ اور قیام روایات اور ادائگی فرائض بقائے قومی کے لئے دو ایسے زبردست ہاتھ ہیں۔ کہ اگر یہ شل ہو جائیں۔ تو جماعت اگر مردہ نہیں۔ تو نیم مردہ ہو جاتی ہے۔ جو بیکار محض ہو جانے کے سبب "مردہ" نام پانے سے کسی صورت میں کم نہیں ؛

جماعت احمدیہ جو ایک جماعت ہے، اور خدا ہی کے فضل سے صحیح معنوں میں ایک جماعت ہے۔ ان آئین و قوانین کی حد بست سے باہر نہیں ہو سکتی۔ بلکہ سچ پوچھو۔ تو وہ بالمقابل دوسرے گروہوں کے ان جماعتی آئین و قوانین میں بوجوہات شتی زیادہ جکڑی ہوئی ہے۔ اور یہی وجہ ہے۔ کہ اس کی ذمہ داریاں اور اس کے فرائض بھی سب سے زیادہ ہیں ؛

جماعت احمدیہ کہ جس کی تشکیل و تعمیر خدا تعالیٰ کے ہاتھوں ہوئی ماسوا دیگر فرائض کے چند ایسے فرائض لابد بھی اپنے ذمہ رکھتی ہے۔ جو اس کی حیات جماعتی کے واسطے از بس ضروری ہیں۔ اور انہیں فرائض میں سے ایک فرض متعلقہ جلسہ سالانہ ہے۔ جس کی ادائگی کے دن قریب بلکہ بہت قریب بلکہ دروازہ پر پہنچ گئے ہیں۔ پس ایک ایسی جماعت سے جو ہمیشہ سے فرض شناس اور فرض ادا کر رہی ہے۔ یہ ہرگز توقع نہیں ہو سکتی۔ کہ وہ ایک ایسے فرض کی ادائگی میں کہ جس سے اس کی حیات کا مظاہرہ پُر شان طریق پر ہو کسی اغماض یا کسی بے پروائی یا کسی تغافل سے کام لے۔ اور بالخصوص اس وقت جبکہ وہ یہ جانتی ہو کہ اس کی بنیاد خدا کے مسیحؑ نے چند در چند مصالح اور گوناگوں فوائد کی بنا پر رکھی ہے ؛

وہ مصالح اور وہ فوائد جو اس سالانہ اجتماع سے مدنظر رکھے ہیں۔ کیا ہیں؟ ان کی تفصیل بے شمار شعوب و صنوف پر منقسم ہے۔ مگر خود اجتماع ہی جن فوائد پر محتوی ہوتا ہے۔ وہ ہی ایسے ہیں۔ کہ ایک انسان کو جو اگر اکیلا ہے۔ تو بے قیمت ہے، جماعت میں شامل ہونے کے لئے کھینچ لاتے ہیں۔ مگر یہاں تو معاملہ ہی کچھ اور ہے۔ نرے اجتماع کے فوائد سے ہی متمتع کرنا مدنظر نہیں۔ بلکہ انسان کو حقیقی معنوں میں انسان بلکہ باخدا بلکہ خدا نما انسان بنانا مقصود ہے۔ چنانچہ اس سالانہ جلسہ کی ضروریات اور اس کے اغراض و مقاصد کے ذکر میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہی فرمایا ہے:۔

"ہماری جماعت کے لوگ کسی طرح بار بار کی ملاقاتوں سے ایک ایسی تبدیلی اپنے اندر حاصل کریں۔ کہ ان کے دل آخرت کی طرف جھک جائیں۔ اور ان کے اندر خدا تعالیٰ کا خوف پیدا ہو۔ اور وہ زہد و تقویٰ اور خدا ترسی اور پرہیزگاری اور نرم دلی اور باہمی محبت اور مواخات میں دوسروں کے لئے ایک نمونہ بن جاویں۔ اور انکسار اور تواضع ان میں پیدا ہو اور دینی مہمات کیلئے سرگرمی اختیار کریں۔"
(اشتہار التوائے جلسہ ۲۷ر دسمبر ۱۸۹۳ء مشمولہ شہادت القرآن)

کیا اس سے بڑھکر کوئی اور قیمتی شے ایک ایسی جماعت کے لئے ہو سکتی ہے جس نے تن من دھن سب کچھ اس بات کے لئے ہی نثار کر رکھا ہے۔ کہ خدا مل جائے۔ کیا اس سے بڑھکر کوئی اور مقصد یا کوئی اور غرض اس جماعت کی آنکھوں کے سامنے آسکتی ہے۔ جس کی سوتے بھی یہی خواہش ہو اور جاگتے بھی یہی خواہش۔ کہ "دین اللہ" دنیا میں اشاعت پا جائے اور "رسول اللہ" دنیا میں مانا جائے۔ کیا اس سے بڑھکر بھی کوئی اور ضرورت اس جماعت کے لئے پیدا ہو سکتی ہے۔ کہ خدا کا خوف اور محبت اس میں پیدا ہو جائے۔ اور دینی مہمات میں سرگرمی اسے حاصل ہو جائے؟ یقیناً نہیں۔ تو جب نہیں۔ تو پھر کس کا جگر گردہ ہے۔ کہ وہ احمدی بھی کہلاتا ہو۔ اور جلسہ سالانہ پر بھی آنے سے رک جائے۔ یقین نہیں آتا۔ کہ اس حقیقت کُشائی کے بعد کوئی بچہ ایسا رہ جائے۔ جو جلسہ پر نہ آئے۔ کوئی بڑا ایسا رہ جائے جو اس موقعہ پر قادیان میں نہ پہنچے۔ کوئی بوڑھا ایسا رہ جائے جو اس تقریب سعید کے وقت "دارالامان" کی طرف رُخ نہ کرے ؛

دوستو! قادیان کی برکات تو قادیان کی برکات جلسہ سالانہ کی برکات بھی بڑی عظیم الشان برکات ہیں۔ اور ان برکات کے موقع پر قادیان موجود نہ ہونا اپنے آپ کو خود ان سے محروم کرنا ہے۔

پھر کیا یہ افسوسناک بات نہیں۔ کہ اس جماعت میں داخل ہونے کی جو اصلی غرض ہے وہ اگر فوت ہو جائے۔ پس ہماری یہی غرض ہے۔ کہ آپ آؤ۔ ہم غریب میزبانوں کی آنکھیں آپ کے لئے فرش راہ ہیں۔ اور نہ صرف آپ ہی آؤ۔ بلکہ ان فیوض و برکات سے دوسروں کے دامن بھی بھر دو۔ اس لئے ان کو بھی لاؤ۔ یہ دوسرے کون ہیں؟ آپ کے اہل و عیال ہیں۔ بال بچے ہیں۔ خویش و اقارب ہیں یا دوست یار ہیں۔ جار و ہمسائے ہیں۔ پس ان کو بھی لاؤ۔ اور ضرور لاؤ۔ اور اس کثرت سے لاؤ۔ کہ مرکز کے اخراجات مہمانداری کے اندازے غلط ہو جائیں۔ میزبان قادیان کے پاس مکانات کی گنجائش نہ رہے۔ دارالامان کی گلی گلی میں کھوے سے کھوا چھلتا نظر آجائے۔ ہجوم خلائق سے تل پھینکنے کی جگہ نہ رہے۔ اور اس کثرت سے آؤ۔ کہ دنیا دیکھ لے۔ کہ زندہ رہنے والی جماعت کی یہ علامتیں ہیں۔ اور یہ زندہ رہنے والی جماعت ہے ؛

جلسہ کے موقع پر احمدی جماعت کا صرف یہی فرض نہیں کہ وہ خود آئے۔ اور اپنے ساتھ اپنے اہل و عیال کے علاوہ چند دوسرے شخصوں کو بھی لیتی آئے۔ بلکہ اس کا یہ فرض بھی ہے۔ کہ اس موقعہ پر جو اخراجات ہوتے ہیں۔ وہ بھی پورے کرے۔ سو اس دفعہ بیس ہزار روپیہ کا اندازہ ہے۔ اور یہ بیس ہزار روپیہ اوائل نومبر سے پہلے پہلے فراہم ہو جانا چاہیئے۔ تا ضروریات جلسہ کی خرید اور فراہمی کے لئے وقت مل سکے۔ اور ایام جلسہ سے پہلے پہلے ہر ایک چیز یہاں جمع ہو جائے۔ قادیان کی جماعت کے ذمے کہ جو درحقیقت میزبان کی حیثیت رکھتی ہے پانچ ہزار روپیہ لگایا گیا ہے۔ اور بقیہ پندرہ ہزار روپیہ جماعتہائے بیرونی کے نام۔ پس اس رقم کو فراہم کرنا ہے۔ اور نومبر کے مہینے میں فراہم کرنا ہے۔ اس لئے افراد جماعت کو اس رقم کی فراہمی میں نہایت چستی کے ساتھ کام لینا چاہیئے۔ تا ایسا نہ ہو۔ کہ یہ رقم تو فراہم نہ ہو سکے اور جلسہ سر پر آجائے پس جماعت احمدیہ کو اس طرف بھی خاص توجہ کرنی چاہیئے کہ تا یہ مرکز کے کارکنوں کے لئے موجب پریشانی نہ ہو ؛

جلسہ میں آنا اور اس کے اخراجات کو پورا کرنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارادوں کو پورا کرنا ہے اور ان کے مشن کی تکمیل۔ کہ جس کے عقب میں رضائے الٰہی۔ نعمائے سماوی اور برکات آسمانی کی بارش ہے۔ جو اس جہان میں بھی نشو و نما دیتی اور تر و تازگی بخشتی ہے۔ اور اس جہان میں سرسبز کرتی اور بامراد بناتی ہے۔ پس قادیان کی صدا یہی ہے۔ کہ آؤ اور مولد و مسکن مسیح موعود میں ضرور آؤ۔ کہ اس آنے میں ہی فائدہ ہے۔ اور اس آنے سے ہی ایمان خطرہ سے محفوظ ہوتا ہے اور اس آنے سے ہی حقیقی خوشی حاصل ہو سکتی ہے ؛

ایک ظالم عورت

عورتوں کو صنف نازک کہا جاتا ہے۔ اور یہ کہ وہ بہت نرم دل ہوتی ہیں۔ مگر معلوم ہوتا ہے۔ ان میں سے بعض سخت ظالم طبع ہیں:۔

”فیض آباد سے اس ہولناک واقعہ کی اطلاع ملی ہے کہ ایک عورت نے اپنی ایک سہیلی کے اغوا و امداد سے اپنے ننھے سے سوتیلے بچہ کو ذبح کیا۔ اور اس کا گوشت پکا کر اس بچہ کے باپ یعنی اپنے شوہر کو کھلا دیا۔ بچہ کے نہ ملنے پر تجسس و تفتیش سے یہ راز کھلا۔ اور اس عورت نے اپنے قصور کا اقبال کر لیا۔ شوہر جس کو اس بچہ کا گوشت کھلایا گیا تھا۔ اس کے غیظ و غضب کا کوئی ٹھکانا نہ تھا۔ عدالت نے اس عورت اور اس کی مددگار کو قانون کی انتہائی سزائیں دیں“ ؎

ابن سعود اور دول یورپ

اس عنوان سے زمیندار نے جو سطور لکھی ہیں۔ اس سے بہت سی باتیں ظاہر ہوتی ہیں۔ کیونکہ ہندوستان میں دول یورپ اور انگلستان سے دوستانہ تعلقات کفر بتائے جاتے ہیں۔ اور ادہر با اختیار اسلامی ممالک کا طرز عمل کچھ اور بتایا جاتا ہے:۔

”دولت ہیہ افغانستان یورپ کی متعدد بڑی بڑی سلطنتوں سے دوستانہ روابط رکھتی ہے۔ اعلیٰ حضرت غازی امان اللہ خان کے سفیر تمام بڑی بڑی سلطنتوں میں مقیم ہیں۔ دولت مذکورہ نے عین اسوقت برطانیہ سے معاہدہ کیا۔ جبکہ ہندوستان کے مسلمان حکومت برطانیہ کو متحارب طاقت قرار دیکر اس سے ترک موالات کئے بیٹھے تھے۔ لیکن کوئی ان امور پر اعتراض نہیں کرتا۔ جمہوریہ ترکی کے سفارت خانے بھی تقریباً تمام بڑی بڑی سلطنتوں میں موجود ہیں۔ اس نے بھی انگریزوں سے اسوقت معاہدہ کیا۔ جبکہ مسلمانان ہند کے نزدیک شرعاً انگریزوں سے ترک موالات ضروری تھا۔ تاہم آج تک کسی شخص نے ترکوں کے اس فعل کے خلاف کوئی نکتہ چینی نہ کی“

شاہزادہ نجد کا مقصد سفر یورپ

زمیندار بحوالہ جناب شوکت علی امیر فیصل کے سفر یورپ کا مقصد ان الفاظ میں ظاہر کرتا ہے کہ:۔

”ہر شخص سمجھ سکتا ہے۔ کہ در در مارے مارے پھرنے کا منشاء کیا ہے۔ غیر مسلموں کی امداد سے حجاز کی ملوکیت پر تصدیق کی مہر لینا ہے۔ اور ان کی امداد سے مسلمانوں کو بجبر و اکراہ حجاز کی غلامی پر راضی کرنا ہے۔

اس سفر کا ایک اور منشاء بھی بیان کیا گیا ہے۔ جو یہ ہے کہ امیر ممدوح یہ کوشش کرینگے۔ کہ انگلستان۔ فرانس اور ہالینڈ کی حکومتوں کے ذریعہ سے آیندہ حجاج کی کثیر تعداد حجاز بلوائیں اور ان کے ذریعہ سے اپنی جیبیں پُر کریں“

مگر زمیندار خود یہ بیان کرتا ہے۔ کہ امیر فیصل کا مقصد سفر یہ ہے۔ کہ حکومتوں نے جو حاجیوں کے لئے سامان آسائش مہیا کیا۔ ان کا شکریہ ادا کیا جائے۔ اور ام القریٰ خاص خانہ کعبہ کا جریدہ کچھ اور لکھتا ہے۔ پس یہ معاملہ گومگو ہی میں رہا۔ کہ سفر یورپ کیوں اختیار کیا۔ بہرحال اس امر کا ارتکاب ضرور ہے۔ جو ہندوستان کے احرار کی نظر میں ”جرم“ ہے۔ چو کفر از کعبہ برخیزد ؎

ہندوؤں کی حالت زار اور ایک اوتار کے لئے پکار

ایک ہندو لیڈر نے ہندوؤں کی ذات پات کی تفریق پر ان الفاظ میں اظہار افسوس کیا ہے:۔

”ہندوستان میں ۵ ہزار قسم کے برہمن ہیں۔ جن کا آپس میں کھان پان نہیں ہے۔ تعلیم یافتہ ہونے پر بھی ہم لوگ اس چھوت چھات کو نہیں چھوڑ سکتے۔ گاؤں میں جو لوگ بڑی بڑی تقریریں کرتے ہیں۔ کہ ذات پات سے ملک برباد ہو رہا ہے۔ وہی لوگ سوسائٹی کا سردار بن کر اسے برباد کرتے ہیں۔ اور پھر جن کی لمبی چوٹی ہے۔ ان کا دہرم چوٹی کی لمبائی سے ناپا جاتا ہے۔

دو ہزار سال پیشتر جن لوگوں نے ہماری سوسائٹی مرتب کی تھی۔ ممکن ہے اسوقت اسی کی ضرورت ہو۔

ہماری زندگی تو کتوں سے بھی بدتر ہے۔ اب ایشور سے پرارتھنا ہے۔ کہ ہندوستان میں وہ کوئی ایسا اوتار بھیجیں۔ جو اپنے وسیع دل میں ہندو مسلمان۔ جین۔ عیسائی سب کو ایک سمجھے۔ اور اپنی گود میں بٹھائے“

حالانکہ وہ اوتار کرشن رودر گوپال آچکا ہے۔ جس کے وسیع دل میں ہندو مسلمان۔ جینی۔ عیسائی سب کے لئے جگہ ہے اور اس کی عطوفت گود میں لینے کو تیار ؎

ہندو مسلم اتحاد کا واحد ذریعہ

پرتاپ نے بہرام پور بنگال سے ایک تار چھاپا ہے۔ جس میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ:۔

”دو تین دن سے یہاں احمدیہ کانفرنس کا اجلاس ہو رہا ہے کئی غیر احمدیوں مسلمانوں اور ہندوؤں کو بھی دعوت دی گئی۔ جو کثیر تعداد میں شامل ہوئے۔ سالانہ رپورٹ میں بتایا گیا۔ کہ احمدیہ قوم نے کس طرح دیگر قوموں سے اتحاد پیدا کرنے کی کوشش کی۔ اور اپنی عورتوں کی حالت کو بہتر بنایا۔ پروفیسر عبداللطیف نے جو بنگال کے احمدیوں کے لیڈر ہیں۔ ”اسلام کے ذریعہ نجات“ کی تشریح کی۔ اور اعلان کیا کہ اسلام دنیا میں کسی سے جنگ کرنے نہیں آیا۔ دوسرے دن کی کارروائی شروع ہوئی۔ تو ہندو مسلم اتحاد پر تقریریں ہوئیں۔ ایک ریزولیوشن پاس کیا گیا کہ فرقہ وارانہ اتحاد تب ہی ہو سکتا ہے۔ کہ ہندو اور مسلمان بُردباری اور برداشت کا مادہ پیدا کریں۔ مسلمان ویدوں کو اور ہندو قرآن کو اور محمد صاحب کو تسلیم کریں۔ دونوں اقوام کے درمیان رسمی بندشوں کو دُور کرنے کی بھی کوشش کی جانی چاہیئے۔ یہ بھی کہا گیا کہ احمدیہ تحریک کے مقاصد میں سے ایک یہ بھی ہے ؎

گر ضرورت بود روا باشد

”احمد آباد میونسپل کمیٹی نے جہاں مسٹر گاندھی رہتے ہیں۔ تجویز کیا تھا۔ کہ آوارہ کتے ہلاک کئے جائیں۔ ایک ہندو سیٹھ نے مہاتما جی سے درخواست کی۔ کہ آپ اہنسا کے حامی ہیں۔ اس تجویز کی مخالفت کریں۔ مگر مسٹر گاندھی نے کہا کہ یہ کتے گولی سے ہلاک کئے جائیں۔ جب اعتراض کیا گیا۔ کہ آپ تو اہنسا کے پوجاری ہیں۔ اس تجویز کی تائید کیوں کرتے ہیں۔ تو آپ نے جواب دیا۔ کہ یہ کتے بیمار ہیں۔ اور ان سے آدمیوں میں بیماری پھیلتی ہے۔ تجویز کے مطابق ۲۰ کتے ہلاک کر دیئے گئے“

گویا ضرورت کے وقت موذی کی ہلاکت مسٹر گاندھی کے نزدیک بھی جائز ہے۔ اسلامی احکام ایسے مستحکم اصول پر مبنی ہے کہ افراط و تفریط سے کام لینے والوں کو آخر اسی پر چلنا پڑتا ہے۔

ضلع گورداسپور میں اچھوت

”موضع چونتہ ضلع گورداسپور میں چند گھرانے شدھ شدہ مہاشوں کے بستے تھے۔ چونکہ اس گاؤں کے مالک مسلمان تھے۔ وہ ان کو اپنے کنوؤں پر پانی بھرنے کی اجازت نہیں دیتے تھے۔ ہاں اس شرط پر رضامند تھے۔ کہ وہ اسلام قبول کریں۔ اسی گاؤں میں ہندوؤں کے بھی چند گھر تھے۔ جن کا اپنا کنواں تھا۔ اس کنوئیں پر بھی غریب مہاشوں کو ہندو پانی بھرنے کی اجازت نہیں دیتے تھے۔ نتیجہ یہ تھا کہ یہ لوگ پانی کے واسطے سخت بیزار تھے۔ لالہ روشن لال جی نے اپنی گرہ سے ایک بھاری کنواں موضع چونتہ میں لگوا دیا ہے۔ جس پر ۵۰۴ روپے خرچ ہوئے۔ کھدائی کا کام مہاشوں نے بلا اجرت خود کیا“

اس چھوٹے سے واقعہ سے ہمیں اپنا فرض پہچاننے کی جو ضرورت ہے وہ ظاہر ہے ؎

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خطبہ جمعہ

حضرت مسیح موعودؑ کا ایک زبردست نشان

(سالانہ جلسہ جماعت احمدیہ)

از حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ

فرمودہ ۲۲ اکتوبر ۱۹۲۶ء

سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:-

اللہ تعالےٰ پر ایمان لانے کے دو ہی کامل رستے ہیں اور وہ دونوں دو شہادتیں ہیں۔ جن میں سے ایک شہادت تو اپنے نفس کی ہے۔ کہ انسان اپنے نفس سے یہ بات حاصل کرتا ہے۔ کہ کوئی اللہ ہے اور اس پر ایمان لانا ضروری ہے اور دوسری شہادت غیر کی ہے۔ ان دونوں رستوں کے سوا اور کوئی رستہ نہیں۔ جو انسان کو خدا تعالےٰ کی ذات اور اس کی صفات پر کامل یقین کرا سکے۔

عقل انسانی کی رہنمائی

عقل انسانی بھی ایک حد تک راہنمائی کرتی ہے۔ اور انسان اس کی رہنمائی سے سمجھتا ہے۔ کہ شاید میں نے خدا کو پالیا۔ لیکن چونکہ وہ ناقص ہوتی ہے اور اس کی رہنمائی ایسی محدود ہوتی ہے۔ کہ انسان اپنے خیال میں ایمان کے اعلیٰ مرتبہ پر پہنچ چکا ہوتا ہے۔ لیکن وہاں پہنچ کر بھی ایسا حادثہ ہو جاتا ہے۔ جس سے اسے محسوس ہو جاتا ہے۔ کہ میرا ایمان کچھ نہ تھا۔ اور ایک ہی دن میں اسے اپنی غلطی اور کمی کا اندازہ ہو جاتا ہے۔ اگر صبح کے وقت وہ اپنے آپ کو سلوک اور مدارج پر چلتا ہوا خیال کرتا ہے۔ تو شام کو شکوک کی اندھیری اس کے دل اور دماغ پر چھا جاتی ہے۔ لیکن جو وجود پہاڑ کی طرح ثابت ہوتے ہیں۔ وہ اپنا قدم آگے ہی اٹھاتے ہیں۔ اور وہ وہی ہوتے ہیں جو اپنے نفس کی شہادت سے اپنے ایمان کو کامل بناتے ہیں۔

شہادت نفس سے ایمان کامل بنانے والوں کی شان

ایسے لوگوں کو نفس کی شہادت سے ایسا پختہ ایمان حاصل ہوتا ہے کہ وہ ہر حالت میں اس پر قائم رہتے ہیں۔ یہ نہیں کہ وہ اتار چڑھاؤ سے بچے ہوتے ہیں نہیں بلکہ ان پر بھی اتار چڑھاؤ آتے ہیں۔ مگر وہ اس قسم کے اتار چڑھاؤ سے ہر قسم کے ظن اور شک سے محفوظ رہتے ہیں۔ ایک وقت ان کو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ساری دنیا ان کے قدموں پر آپڑی ہے۔ اور وہ ایسا محسوس کرتے ہیں۔ کہ سارے قانون قدرت نے ان کے آگے ہتھیار ڈال دیئے۔ اور دوسرے وقت ان کو معلوم ہوتا ہے کہ اپنے پرائے سب دشمن ہو گئے۔ لیکن باوجود اس کے ان کے ایمان میں فرق نہیں آتا بلکہ خطرے کے مقام پر ان کا ایمان آگے سے بھی بڑھ جاتا ہے اور یہی بات ان کو ممتاز کر کے دکھاتی ہے

غزوہ حنین

غزوہ حنین میں ایک موقعہ پر تمام صحابہ باستثناء بارہ آدمیوں کے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو چھوڑ کر چلے گئے۔ یہ لشکر بارہ ہزار کا تھا۔ ان میں سے صرف بارہ آدمی بھاگ جانے کے خیال سے بچے تھے۔ اور باقی سب آپ کو چھوڑ کر بھاگ گئے تھے۔ میں اس جگہ کسی تاریخی پہلو پر روشنی نہیں ڈال رہا۔ اس لئے میں اس کی تفصیل اور وجوہات کو چھوڑتا ہوں۔ مگر بہر حال یہ بات ظاہر ہے۔ کہ ایک موقعہ پر وقت ایسا آیا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم صرف بارہ آدمیوں کے درمیان رہ گئے لیکن باوجود اس بات کے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم آگے بڑھے۔ مگر اس وقت بعض آپ کے شیدائیوں نے بڑھ کر گھوڑے کی باگ پکڑ لی کہ اس وقت آگے بڑھنا مناسب نہیں۔ آپ ٹھیریں کہ لشکر جمع ہو لے۔ وہ لوگ جانتے تھے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ والہ وسلم کی زندگی میں ہماری زندگی ہے اور آپ کے جسم مبارک پر ذرا بھی آنچ آئی تو مسلمان دنیا کو منہ دکھانے کے قابل نہیں رہیں گے۔ کیونکہ وہ سمجھتے تھے۔ کہ اگر خدانخواستہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم جنگ میں شہید ہو گئے۔ تو اشاعت اسلام کے رستہ میں پہاڑ کھڑے ہو جائیں گے۔ گو وہ سمجھتے تھے کہ خدا تعالےٰ آپ کو قتل ہونے سے بچائے گا لیکن وہ خدا کے استغناء پر بھی یقین رکھتے تھے۔ اس لئے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جان کی حفاظت کے خیال کو ضروری سمجھتے تھے۔ اور یہ ایسا خیال تھا جو کبھی مبدل نہ ہوتا تھا۔ وہ جانتے تھے۔ کہ خدا تعالےٰ پھر بھی غنی ہے۔ اس لئے تدابیر اختیار کرنی چاہئیں۔ غرض بعض صحابہ نے باگ پکڑ لی۔ مگر آپ نے زور سے فرمایا کہ چھوڑ دو اور گھوڑے کو ایڑ لگا کر آگے بڑھ گئے اور بلند آواز سے کہا۔ انا النبی لاکذب۔ انا ابن عبد المطلب۔ اگر نہ بولتے تو شاید نہ پہچانے جاتے۔ عرب میں اس زمانہ میں کلغی یا تاج نہیں ہوتے تھے۔ کہ ان سے کسی بادشاہ کو پہچان لیا جاتا اور ایسے موقعہ پر جب کہ سارا لشکر چھوڑ کر بھاگ گیا ہو۔ اور جان کا سخت خطرہ ہو۔ بڑے سے بڑا بادشاہ بھی اپنے آپ کو ظاہر کرنے کی کوشش نہیں کرتا۔ مگر آپ بڑھے اور بلند آواز سے کفار اور اپنے دشمنان پرسر پیکار سے کہا انا النبی لاکذب۔ انا ابن عبد المطلب جس کا مطلب یہ تھا۔ کہ میں خدا کا نبی ہوں۔ جھوٹا نہیں ہوں۔ اور دوسرے جملے سے یہ مراد تھی۔ کہ کوئی یہ کہ اس طاقت کو دیکھ کر کہ سامنے تو چار ہزار تیر انداز کھڑے ہیں۔ اور میں ان کی طرف ہی بڑھا جاتا ہوں یہ گمان نہ کرے کہ میں خدا ہوں میں عبد المطلب کا بیٹا ہوں اس دوسرے فقرے سے آپ نے اپنی نبوت اور بشریت کا اظہار کیا ہے اور اس سے وہ شبہ جو آپ کی الوہیت کے متعلق پیدا ہو سکتا تھا دور کر دیا۔

حضرت مسیح موعودؑ کا ایک ایسا ہی واقعہ

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زندگی میں بھی اس قسم کے واقعات ملتے ہیں۔ گورداسپور میں آپ پر ایک مقدمہ کیا گیا۔ فریق مخالف کی طرف سے مجسٹریٹ کو جو ان کا ہم قوم تھا کہا گیا۔ کہ یہ بدلہ لینے کا موقعہ ہے اگر آج بدلہ نہ لیا۔ تو قومی غدار سمجھے جاؤ گے۔ لاہور میں اس کے متعلق ان کا جلسہ ہوا۔ جس میں یہ سب باتیں طے ہوئیں۔ خدا کے تصرف بڑے زبردست ہوتے ہیں۔ اور اس کی حکمتیں نہایت باریک۔ ان ہی میں سے ایک شخص نے ایک احمدی کو یہ سب قصہ آسنایا کہ یہ فیصلہ کیا گیا ہے۔ اور کہا کہ آپ ان کو خبر کر دیں۔ لیکن میرا نام نہ لیا جائے کیونکہ اس سے میں بدنام ہو جاؤں گا اور ممکن ہے کہ ان کی طرف سے میرے ساتھ کوئی سخت سلوک کیا جائے۔ جن لوگوں نے اس وقت کی حالت کو دیکھا ہے۔ وہ خوب جانتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس وقت باغ میں زمین پر لیٹے ہوئے تھے اور جو پاس بیٹھے ہوئے تھے ایک نے ان میں سے نہایت گھبراہٹ کے ساتھ کہا کہ اب معلوم نہیں کیا ہو گا۔ یہ سنا تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اٹھ کر بیٹھ گئے۔ اور بڑے زور سے فرمایا کہ کیا آپ کو خدا پر ایمان نہیں۔ خدا کے نبی شیر ہوتے ہیں وہ اگر مجھ پر ہاتھ ڈالے گا تو شیر پر ہاتھ ڈالے گا۔

مشاہدات نفس سے حاصل شدہ ایمان کی کیفیت

تو یہ ایمان نفس کے مشاہدات سے آتا ہے۔ اور جس کو ایسا ایمان حاصل ہو جائے۔ اس کے یقین اور اخلاص میں کوئی تزلزل واقع نہیں ہوتا۔ اس کی امیدوں میں کوئی تزلزل واقع نہیں ہوتا۔ اس کے ایمان میں کوئی تزلزل واقع نہیں ہوتا بلکہ اگر کوئی اور بھی واقعہ گذرتا ہے تو وہ اور بھی بڑھتا ہے۔ دوسرے لوگ جس بات سے خوف کھا جاتے ہیں۔ اور جس سے ان کے ایمان میں تزلزل پیدا ہو جاتا ہے جس سے ان کے اخلاص میں تزلزل پیدا ہو جاتا ہے۔ جس سے ان کے یقین میں نقص پیدا ہو جاتا ہے۔ اسی سے ان لوگوں کا ایمان بڑھتا ہے اور ان کے اخلاص میں ترقی ہوتی ہے۔ اور ان کے یقین میں زیادتی پیدا ہوتی ہے۔ اور جب کوئی ایسا حادثہ گذرتا ہے تو ایسا ایمان کم نہیں ہوتا بلکہ بڑھتا ہے۔

خدا سے دور اور خدا سے نزدیک رہنے والوں کی آواز کہاں ختم ہوتی ہے

خدا تعالےٰ سے دور رہنے والوں کی آواز مایوسی پر جا کر ختم ہو جاتی ہے۔ لیکن خدا کے ماننے والوں کی آواز شروع میں دھیمی اتفاقیہ ہے۔ نرمی کے ساتھ بلند ہوتی ہے۔ گر ایسی آواز کا خاتمہ امنگوں پر ہوتا ہے۔ امیدوں پر ہوتا ہے۔ یرمیاہ۔ حزقیل۔ دانیل۔ عزرا۔ حبقوق۔ میکاہ۔ یرمیاہ وغیرہ کی کتابوں کو پڑھ کر دیکھ لو سب کی آوازیں دھیمی ہونگی اور افسوس کے ساتھ شروع ہونگی۔ لیکن امید پر جا کر ختم ہونگی۔ وہ شروع اس طرح ہونگی۔ اے لوگو تم نے یہ کیا وہ کیا۔ اس لئے یہ ہوگا۔ لیکن ختم اس پر ہونگی۔ کہ خدا تم کو نہیں چھوڑے گا۔ تمہاری ضرور مدد کرے گا۔ تو ان کی ابتدا غم و اندوہ سے ہوگی اور انتہا امید پر ہوگی۔

دوسرے لوگوں کی شہادت سے پیدا ہونے والا ایمان

اوّل درجے کا ایمان اپنے نفس کی شہادت سے پیدا ہوتا ہے اور دوسرے درجے کا ایمان دوسرے لوگوں کی شہادت سے پیدا ہوتا ہے اور وہ اس طرح کہ جب وہ صادقوں کے معجزات۔ ان کی نصرت خدا کی ان سے ہمکلامی کو دیکھتے ہیں تو ان کا ایمان تازہ ہو جاتا ہے اور وہ اس ایمان سے بڑھ کر جو عقل سے پیدا ہوتا ہے ان باتوں کا مشاہدہ کرنے ہیں۔ اسی لئے یہ اس سے بھی بلند ہیں یہ ایمان بھی بڑا زبردست ایمان ہوتا ہے۔ ایسا ایمان بھی اگر پیدا ہو جائے۔ تو دنیا کی سب چیزیں ہیچ ہو جاتی ہیں۔ اور صرف خدا تعالےٰ کا خیال رہ جاتا ہے۔

اقسام ایمان کا تقابل

عقل کے ذریعے جو ایمان حاصل ہوتا ہے۔ وہ کوئی ایسا عمدہ اور مضبوط ایمان نہیں ہوتا۔ تمام دنیا کے عقلی ایمانوں کو اگر جمع کر لیا جائے تو وہ انسان کے اس ایمان کے مقابلہ میں بالکل ہیچ ہوں گے۔ جو شہادت نفس سے یا کم از کم شہادت غیر سے حاصل کیا جاتا ہے بلکہ میرے نزدیک تو عقلی ایمان کہلانے کا ہی مستحق نہیں۔ عقل سے ایمان لانے والوں کے ایمانوں کو اگر جمع کیا جائے۔ تو گو وہ ایمان کسی حد تک مشاہدہ بھی رکھتے ہوں اور موہبت والے بھی ہوں لیکن وہ پھر بھی سمندر کے مقابل پر قطرہ ہی ہونگے۔ کیونکہ انکی تمام قوت ان کے مقابل پر کچھ بھی حیثیت نہیں رکھتی۔

انبیاء کا بار بار آنا

یہی وجہ ہے کہ خدا انبیاء کو بار بار بھیجتا ہے۔ اور انبیاء کو بار بار بھیجنے سے دکھانا چاہتا ہے۔ کہ میں مردہ خدا نہیں ہوں۔ میں بے کار اور معطل خدا نہیں ہوں۔ میں اپنی قدرتیں اور طاقتیں ہمیشہ دکھاتا ہوں اور ہمیشہ دکھا سکتا ہوں۔ اور ان طاقتوں کے ذریعہ خدا تعالےٰ ایسے ایمان پیدا کرتا ہے اور بندوں کیلئے دونو قسم کی راہیں کھول دیتا ہے۔

ہمارا زمانہ بھی اس سے خالی نہیں

ہمارے اس زمانہ میں بھی یہ دونو راہیں ایمان پانے کی خدا تعالےٰ نے کھولی ہیں۔ یہ دونو راہیں یہی ہیں کہ اپنے نفس کی شہادت سے ایمان حاصل کرنا اور شہادت غیر سے ایمان پیدا کرنا۔ اور یہ دونوں راہیں جو اس نے کھولی ہیں۔ ان کے دروازوں کو کھولنے کے لئے وقت کے نبی کی جماعت میں داخل ہونا ضروری ہے۔ اس نبی کی بیعت کا سرٹیفکیٹ ان کے ہاتھ میں ہونا چاہیئے۔ عام الہام کی شرط نہیں عام الہام کا کیا ہے وہ تو چوروں۔ بدوں اور کافروں کو بھی ہو جاتے ہیں۔ اس کے لئے ایسے الہاموں کی ضرورت ہے۔ جو دوسروں کو بھی حیران کر دیں اور ایسے الہام اور وحی صرف انبیاء کی بیعت کا سرٹیفکیٹ رکھنے والوں کو ملتے ہیں۔

شہادت غیر سے ایمان کا دروازہ

دوسرا دروازہ بھی کھولا گیا ہے۔ اللہ تعالےٰ نے اس زمانہ کے نبی کے لئے نشان بھی دکھائے۔ اور کثرت سے دکھائے اور ہر رنگ میں کھلے کھلے طور پر دکھائے ہیں۔ کہ اگر دلوں پر زنگ نہ ہو تو سورج سے زیادہ چمک کے ساتھ ان کی سچائی ظاہر ہو جائے۔ یہ ہو سکتا ہے کہ سورج کے وجود میں شبہ پڑ جائے لیکن خدا کے اس نبی کی شان میں جو نشان دکھائے گئے ہیں۔ وہ بہت ہیں اور اس کثرت سے ہیں اور اس طرح کھلے کھلے ہیں۔ کہ ان میں شبہ پڑ ہی نہیں سکتا اور یہ روشنی ان سے پیدا کی وہ کبھی انسانوں کے اندر سے ظاہر ہوتی ہے کبھی جانوروں کے اندر سے ظاہر ہوتی ہے کبھی بے جان سے ظاہر ہوتی ہے کبھی آسمان سے ظاہر ہوتی ہے کبھی زمین سے ظاہر ہوتی ہے کبھی پہاڑوں سے ظاہر ہوتی ہے۔ اور کبھی زلزلوں سے ظاہر ہوتی ہے۔

یاتیک من کل فج عمیق یاتون من کل فج عمیق

ایسے نشان ہزاروں ہیں اور ایسی شہادتیں بے اندازہ کہ جن سے یہ قسم ایمان کی پیدا ہوتی ہے۔ ان میں سے اس وقت میں ایک کی طرف توجہ دلاتا ہوں۔ اور وہ یاتیک من کل فج عمیق اور یاتون من کل فج عمیق یعنی دور دور سے لوگ تیرے پاس آئیں گے اور دور دور سے تیرے پاس تحائف لائے جائینگے اور ایسے ایسے سامان کئے جائیں گے جن سے مہمان نوازی کی جائے اور اس کثرت سے لوگ آئیں گے۔ کہ وہ راستے گھس جائینگے کہ جن راستوں سے وہ آئینگے۔

کب خدا نے اس نشان کی خبر دی

یہ نشان ایک عظیم الشان نشان ہے۔ اس عظیم الشان نشان کی کس وقت خدا تعالےٰ نے خبر دی۔ اس حالت کے دیکھنے والے اب بھی موجود ہیں۔ میری عمر تو چھوٹی تھی لیکن وہ نظارہ اب بھی یاد ہے جہاں اب مدرسہ ہے وہاں ڈھاب ہوتی تھی۔ درلا حصہ جہاں اب بازار پڑا ہے وہاں اڑوڑیاں پڑی ہوتی تھیں اور میلے کے ڈھیر لگے ہوتے تھے اور مدرسہ کی جگہ لوگ دن کو نہیں جایا کرتے تھے کہ اس جگہ آسیب ہو جاتا ہے قادیان کے لوگ سمجھتے تھے کہ یہ آسیب زدہ جگہ ہے۔ اول تو کوئی وہاں جاتا نہیں تھا اور جو جاتا بھی تو اکیلا کوئی نہ جاتا بلکہ دو تین مل کر جاتے کیونکہ ان کا خیال تھا کہ یہاں جانے سے جن چڑھ جاتا ہے۔ جن چڑھتا تھا یا نہیں بہر حال یہ ویران جگہ تھی۔ اور یہ ظاہر ہے۔ کہ ویران جگہوں کے متعلق ہی لوگوں کا خیال ایسا ہوتا ہے کہ وہاں جانے سے جن چڑھ جاتا ہے۔ پھر یہ میرے تجربے کے تو باہر تھا۔ لیکن بہت سے آدمی بیان کرتے ہیں کہ قادیان کی یہ حالت تھی کہ دو تین روپے کا آٹا بھی یہاں سے نہیں ملتا تھا۔ آخر یہ گاؤں تھا۔ زمیندارہ طرز کی یہاں رہائش تھی۔ اپنی اپنی ضرورت کیلئے لوگ خود ہی پیس لیا کرتے تھے۔ یہ مجھے بھی یاد ہے۔ کہ ہمیں جب کبھی کسی چیز کی ضرورت پڑتی تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کسی آدمی کو لاہور یا امرتسر بھیجا کرتے تھے پھر آدمیوں کا یہ حال تھا کہ کوئی ادھر آتا نہ تھا۔ برات وغیرہ پر کوئی مہمان اس گاؤں میں آجاتے تو آجاتے لیکن عام طور پر کوئی آتا جاتا نہ تھا۔ مجھے وہ دن بھی یاد ہیں کہ میں چھوٹا سا تھا حضرت صاحب سیر کو جایا کرتے تھے میں بھی کبھی کبھی اصرار کرتا تو حضرت صاحب مجھے بھی ساتھ لے جاتے۔ مجھے یاد ہے برسات کا موسم تھا ایک چھوٹے سے گڑھے میں پانی کھڑا تھا میں اسے پھلانگ نہ سکا تو مجھے خود اٹھا کے آگے کیا گیا۔ پھر کبھی شیخ حامد علی صاحب مرحوم اور کبھی حضرت صاحب خود مجھے اٹھا لیتے۔ اس وقت نہ کوئی مہمان تھا اور نہ یہ مکان تھے۔ کوئی ترقی نہ تھی مگر ایک رنگ میں یہ بھی ترقی کا زمانہ تھا کیونکہ اس وقت حافظ حامد علی صاحب آچکے تھے۔ اس سے بھی پہلے جب کہ قادیان میں بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو کوئی شخص نہ جانتا تھا خدا تعالےٰ نے یہ وعدہ کیا۔ کہ تیرے پاس دور دور سے لوگ آئیں گے اور دور دور سے تحائف لائے جائیں گے۔ اس وقت کی حالت کا اندازہ لگاتے ہوئے خدا تعالےٰ کے اس وعدے کو ان الفاظ میں بیان کیا جا سکتا ہے۔ اے وہ شخص جس کو کہ اس کے محلے کے لوگ بھی نہیں جانتے جس کو کہ اس کے شہر سے باہر دوسرے شہر کے انسان نہیں جانتے۔ جس کی گمنامی کے حالت سے لوگوں کو یہی خیال تھا کہ مرزا غلام قادر[1] صاحب ہی اپنے باپ کے بیٹے ہیں۔ میں تجھ جیسے

---

[1] حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بڑے بھائی کا نام ہے (مرتب)

میں تجھ جیسے شخص کو عزت دوں گا۔ دُنیا میں مشہور کردوں گا۔ عزت چلکر پاس آئے گی۔

مسیح موعودؑ کو کیسی عزّت ملی؟

عزّت دو طرح کی ہوتی ہے۔ ایک وہ عزّت ہے۔ جو دوسروں کے گھر جا کر لی جاتی ہے۔ مثلاً کسی کے کام کرتے۔ کسی کی مقدمات میں خدمت کردی۔ کسی کے بیاہ شادی میں مدد دے دی۔ کسی کے خیال کی تائید کردی۔ یا گورنمنٹ کے ساتھ ہو کر بعض جرائم کا انکشاف کرادیا یا سرکار کے کاموں میں جاکر مدد کردی۔ جس سے خوش ہو کر بعض کو اس کی طرف سے کوئی خطاب مل گیا۔ بعض کو زمین مل گئی بعض کو اور قسم کی رعائتیں حاصل ہوگئیں۔ تو ایک عزت تو اس طرح ملتی ہے۔ اور یہ عزت دوسروں کے گھر جاکر لی جاتی ہے۔ لیکن یہ حقیقی عزت نہیں ہوتی۔ بلکہ ذلت ہوتی ہے۔ دوسری قسم کی عزت وہ عزت ہے۔ جس کے لیے لوگوں کے دروازوں پر نہیں جانا پڑتا۔ بلکہ وہ لوگ خود اس شخص کے گھر آکر اس کو عزت دیتے ہیں۔ اور یہی حقیقی عزت ہے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو جو عزت ملی۔ وہ اسی قسم کی ہے۔ لوگ چلکر آئے۔ اور عزت دی۔ اور یہ سب باتیں اس نشان کے ماتحت ہوئیں اور ہورہی ہیں۔ جو خدا تعالیٰ نے حضرت صاحب کو اس وقت دیا۔ جبکہ آپ کو قادیان میں بھی کوئی نہ جانتا تھا۔

نادان لوگوں کا غلط اعتراض

دشمن بھی اور بعض نادان دوست بھی اعتراض کرتے تھے۔ کہ مرزا صاحب گھر بیٹھے رہتے ہیں۔ باہر نہیں نکلتے اور دوسرے لوگوں کی طرح ادھر ادھر نہیں پھرتے۔ لیکن وہ نادان ہیں۔ جو ایسا کہتے ہیں۔ وہ نہیں سمجھتے۔ جس کو خدا گھر بیٹھے عزت دے۔ اُسے باہر نکلنے کی کیا ضرورت ہے اسے خدا نے وعدہ دیا۔ کہ تم ایک جگہ بیٹھو۔ میں دنیا کو کھینچ کر تمہارے پاس لاؤں گا۔ اور یہ اب سب لوگوں کو نظر آرہا ہے۔ کہ خدا اپنی بات کے مطابق لوگوں کو لا رہا ہے۔ اور تو کوئی معمولی طور پر مشہور ہوگا۔ زیادہ سے زیادہ اس کے شہر میں اس کی عزت ہوگی۔ یا زیادہ سے زیادہ ضلع میں اس کی عزت ہوگی یا زیادہ سے زیادہ صوبہ میں اس کی عزت ہوگی۔ یا زیادہ سے زیادہ ملک میں اس کی عزت ہوگی لیکن خدا تعالیٰ نے آپ سے اس سے بڑھکر وعدہ کیا اور فرمایا کہ میں جو عزت تمہیں دوں گا۔ وہ ایسی عزت ہوگی کہ ساری دنیا میں عزت ہو جائیگی۔ صرف شہر میں تمہاری عزت نہ ہوگی۔ صرف ضلع میں ہی تمہاری عزت نہ ہوگی۔ صرف صوبہ میں ہی تمہاری عزت نہ ہوگی۔ صرف ملک میں ہی تمہاری عزت نہ ہوگی۔ بلکہ دنیا کے کونے کونے میں عزت ہوگی۔ جدہر کوئی راستہ دنیا میں نکلتا ہوگا۔ جدہر کوئی پگ ڈنڈی دنیا میں جاتی ہوگی۔ ادہر تیرا نام پہنچایا جائے گا۔ اور اُدہر ہی تیری عزت قائم کی جائیگی۔

الہام یاتیک اور یاتون من کل فج عمیق کے صحیح معنے

خدا تعالیٰ یہ لفظ ہی نہیں فرماتا۔ بلکہ وعدہ بھی فرماتا ہے۔ اور وہ وعدہ بھی وعدہ۔ جسے وہ بڑے زور کے ساتھ ہر روز پورا کر رہا ہے۔ اور اس وعدہ کے لئے لفظ بھی وہ استعمال فرماتا ہے۔ جو اپنے معانی کے لحاظ سے بڑے زبردست ہیں۔ یہ الفاظ دو معنے رکھتے ہیں۔ ایک معنی تو یہی ہیں۔ کہ دُور دُور سے لوگ چلکر آئینگے۔ اور اس کثرت سے آئینگے کہ راستوں میں گڑھے پڑ جائینگے۔ اور وہ گہرے ہو جائینگے۔ لیکن ان الفاظ سے صرف یہی مطلب نہیں۔ بلکہ یہ بھی مراد ہے کہ صرف سڑکوں والے علاقوں کے لوگ ہی نہیں آئینگے بلکہ وہ لوگ بھی آئینگے۔ کہ جن کے علاقوں میں راستے نہیں۔ یعنی ایسی گمنام جگہوں سے بھی لوگ آئیں گے۔ جنہیں دنیا میں لوگ جانتے ہی نہیں۔ اور صرف شہروں کے لوگ ہی نہیں آئینگے۔ صرف بستیوں اور آبادیوں کے لوگ ہی نہیں آئینگے۔ بلکہ جنگلوں کے لوگ بھی آئینگے۔ میدانوں کے لوگ بھی آئینگے۔ پہاڑوں کے لوگ بھی آئینگے۔ غاروں کے لوگ بھی آئینگے۔ غرض ہر گوشۂ گمنامی سے کھینچ کر لوگ لائے جائینگے۔ اور یہ دونوں معنے ہی اس الہام سے پائے جاتے ہیں۔ لوگوں کے آنے سے بھی کہ جن کے آنے سے راستے عمیق ہو جائیں اور عمیق راستوں سے لوگوں کے آنے کے بھی۔ اور یہی وہ بڑی عزت ہے، جو حقیقی طور پر عزت کہلانے کی مستحق ہے۔ کہ شہروں اور آبادیوں سے نکلکر ایسے ویرانوں میں بھی نام چلا یا جائے۔ جو دنیا کو معلوم ہی نہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور سرٹیگور کی شہرت کا موازنہ

دُنیا میں بہت سے ادیبوں کے متعلق کہا جاتا ہے کہ انہوں نے شہرت پائی۔ سر ٹیگور کے متعلق بھی یہی کہا جاتا ہے۔ بے شک سر ٹیگور نے شہرت پائی۔ مگر شہروں میں۔ سر ٹیگور کی عزت زیادہ سے زیادہ آبادیوں میں ہے۔ اور آبادیوں میں سے بھی بہت تھوڑی آبادیوں میں اور پھر وہ بھی علمی حلقہ میں۔ لیکن حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دُنیا کے کونہ کونہ میں شہرت ہے۔ سر ٹیگور کو افغانستان کے پہاڑوں پر کوئی نہیں جانتا۔ ایران کے پہاڑوں پر کوئی نہیں جانتا۔ ترکستان کے پہاڑوں پر کوئی نہیں جانتا۔ لیکن حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا نام اُڑ کر وہاں پہنچا [illegible] طریق سے پہنچا۔ کہ عقلیں حیران ہیں کہ کس طرح آپ [illegible] ایسے مقامات پر جا پہنچا۔ کہ جہاں انسان کا گذر بھی بمشکل [illegible] یہ اسی شہرت اور عزت کا نتیجہ ہے۔ جو خدا تعالیٰ [illegible] مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اپنے وعدے کے [illegible] نشان دی۔ کہ ہر ملک اور ہر علاقہ سے لوگ کھینچے [illegible] ہیں۔ پھر آپ کا نام دُنیا کے ہر طبقہ کے لوگوں میں بھی پہنچ [illegible]

قادیان ہر رنگ و نسل کے آدمیوں کی نمائش گاہ ہے

آج قادیان کی [illegible] اس کا اندازہ [illegible] سے ہو سکتا ہے [illegible] وقت ہی ایک نمائش دنیا کے لوگوں کی لگی رہتی [illegible] اور ہر علاقہ کے لوگ یہاں آتے ہیں۔ ہر قسم اور ہر ملک [illegible] یہاں دیکھنے میں آتے ہیں۔ قریب کے لوگ بھی آ[illegible] دور دراز علاقوں کے لوگ بھی آتے ہیں۔ سیاہ بھی [illegible] اور سفید بھی آتے ہیں۔ اور کوئی قوم نہیں کہ جس [illegible] نہ آتے ہوں۔ اور کوئی ملک نہیں کہ جس کے باشندے [illegible] تعلق نہ رکھتے ہوں۔

دُنیا کی بائیس زبانوں میں تقریریں

ایک دفعہ سفیقی [illegible] اچھی سوجھی۔ [illegible] دفعہ یہاں ایک میٹنگ کی۔ جس میں دُنیا کے مختلف حصہ[illegible] جاننے والی بائیس زبانوں میں تقریریں کی گئیں۔ [illegible] کے جاننے والے بعض بڑے بڑے شہروں میں بھی [illegible] ہم نے حساب لگایا۔ ابھی بہت سی زبانیں رہ گئی تھیں [illegible] جاننے والے تو یہاں موجود تھے۔ مگر وہ اس [illegible] نہ ہو سکے۔ اور یہ ترقی روز بروز بڑھ رہی ہے۔ ا[illegible] باقی زبانیں جاننے والے لوگ بھی یہاں جمع ہو رہے [illegible] یہ سب کچھ کس طرح ہوا۔ حضرت صاحب اس عزت کے لیے کسی کے گھر چل کر نہیں گئے۔ بلکہ خدا تعالیٰ اور شہرت ان کو گھر بیٹھے ہی دی۔ اور یہی حقیقی ا[illegible] اور عزت ہے۔ جو گھر بیٹھے کسی کو ملے۔

احمدیوں کی طاقت

حال ہی میں ایک کتاب [illegible] مشہور مشنریوں نے لکھا [illegible] جس کا مضمون یہ ہے۔ کہ عیسائیت کس طرح پھیلائی جائے [illegible] ایک مقام پر اسلامی ممالک میں عیسائیت پھیلانے [illegible] بھی بحث کی گئی ہے۔ اس کتاب میں ہر فن کے ماہر [illegible] لکھوائے گئے ہیں۔ جو جس فن میں ماہر ہے۔ اس [illegible] تجربوں کی بنا پر اس میں مضمون لکھے ہیں۔ اس کتاب [illegible] فقرہ مجھے بہت پیارا معلوم ہوا۔ اس میں لکھا ہے [illegible] جماعت کو جو بھی کہیں کہیں۔ لیکن یہ بات ضرور [illegible]

قوم اپنی طاقت کے ہاتھ سے دنیا پر چھا گئی۔ اور آناً فاناً دنیا میں پھیل گئی۔ طاقت تو جو ہماری ہے وہ ہم جانتے ہی ہیں۔ ہمارا تو یہ حال ہے کہ ہمارے دوست ان علاقوں کو بھی نہیں جانتے جن میں احمدیت پھیل چکی ہو۔ یہ سب لوگ جو اس مسجد میں اس وقت بیٹھے ہیں۔ ان سے پوچھا جائے کہ ان ممالک کے نام بتاؤ۔ جہاں احمدیت پھیلی ہوئی ہے۔ تو ہرگز نہ بتا سکیں گے۔ تو جو ان ملکوں کے ناموں سے بھی واقف نہیں کہ جن میں احمدیت پھیلی ہوئی ہے۔ تو ان کی طاقت ہی کیا ہوئی۔ اور انہوں نے ان ملکوں میں تبلیغ ہی کیا کرنی ہے۔ ان میں سے ضرور ۹۰ بلکہ ۹۵ فی صدی ایسے نکلیں گے۔ جو ان ملکوں سے ناواقف ہونگے۔ اور اگر ان ملکوں کے نام ان لوگوں کے سامنے لئے جائیں کہ جن میں احمدیت پھیلی ہوئی ہے۔ تو وہ حیران ہو جائیں گے وہ اتنا بھی نہیں جانتے۔ کہ یہ کسی ملک کا نام ہے یا کسی گھوڑے بیل کا۔ پس ہماری تو یہ حالت ہے۔ تاریخی و جغرافیائی طور پر بھی ہمیں وہ علم حاصل نہیں۔ جس کی بناء پر یہ کہا جاسکے کہ ہماری طاقت نے کام کیا۔ پس یہ کہنا کہ یہ سب کام ہماری طاقت کے ساتھ ہوا۔ غلط ہے۔ یہ اسی کی طاقت ہے۔ کہ جس نے آج سے پچاس سال پہلے کہا تھا۔ یاتیک من کل فج عمیق ویاتون من کل فج عمیق۔ پس اس کا پھیلانے والا خدا تھا نہ کہ ہماری طاقت ٭

جلسہ سالانہ اور یاتیک من کل فج عمیق

یہ جو کچھ بیان کیا گیا ہے یہ اس الہام کی وہ چھوٹی سی شکل ہے۔ جس میں یہ ظاہر ہو رہا ہے۔ لیکن اس سے بڑھکر اور نہایت ہی مؤثر پیرایہ میں اس کو پورا کرنے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جلسہ سالانہ کی بنیاد رکھی۔ اور اس موقعہ پر یاتیک من کل فج عمیق اپنا پورا پورا اثر دکھاتا ہے۔ پس اس جلسے کے دن آنے والے ہیں۔ اور اس صورت میں جبکہ اس کی بنیاد حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس الہام کے لئے رکھی۔ ہر وہ شخص جو اس میں شامل ہوتا ہے۔ وہ حضرت صاحب کے کام میں مدد دیتا ہے اور وہ خدا کے کلام میں مدد دینے والا ہے ٭

مُفت کرم داشتن

خدا کا کلام تو پورا ہوتا ہے۔ اور اس کے کام ہوتے رہتے ہیں۔ مگر وہ اپنے کلام کو بندوں سے پورا کراتا ہے۔ پُورا کرنے والا تو درحقیقت خدا ہے۔ لیکن وہ ہم کو کہتا ہے کہ اس میں شامل ہو جاؤ۔ اور یہ

"مفت کرم داشتن"

والا معاملہ ہے۔ کہ کام تو وہ خود کرتا ہے مگر بندوں کو اس میں شامل کر لیتا ہے۔ پس جماعت کو بھی اس میں شامل ہونا چاہیئے۔ اور ان کاموں میں شامل ہونے سے پہلے کچھ باتیں ہیں۔ جو اسے پوری کرنی چاہیئیں ٭

مہمان نوازی

یاتیک من کل فج عمیق خدا کا کلام ہے اور خدا اسے پورا کریگا۔ اور پورا کر بھی رہا ہے۔ مگر ہم کو بھی جو اس میں شامل ہونے کے لئے کہا گیا ہے تو ہمیں چاہیئے۔ کہ لوگوں کے لانے سے پہلے ان کی مہمان نوازی کے سامان مہیا کریں۔ کیونکہ سب باتوں سے پہلے مہمان نوازی کی جاتی ہے۔ دیکھو اگر کسی کے گھر میں چند مہمان آجائیں۔ اور آگے مہمان نوازی کے سامان نہ ہوں۔ تو شرمندگی ہوتی ہے اسی طرح ہمارا بھی حال ہے۔ اگر ہم لوگوں کو یہاں لاتے ہیں تو ہمارا یہ بھی تو کام ہے۔ کہ ان کی مہمان نوازی کے سامان بھی کریں۔ پھر ہمارے مہمان بھی تو معزز مہمان ہیں۔ کیونکہ خدا انکو اپنا مہمان کہتا ہے۔ ہمیں تو ثواب کے لئے اس میں شامل کر رکھا ہے۔ پس ہمیں اس طرف توجہ کرنی چاہیئے۔ اور زیادہ خصوصیت کے ساتھ قادیان والوں کو توجہ کرنی چاہیئے کہ ان تمام آنے والوں کے لئے خدا نے ان کو میزبان بنایا ہے۔ پس اگر سب دوست نومبر کی آمد کا دسواں حصہ دیدیں تو جلسہ کا خرچ چل سکتا ہے ٭

ساکنین قادیان

ہماری بعض ذمہ داریاں ہیں۔ اور پھر ان ذمہ داریوں کے ساتھ ساتھ کچھ انعامات ہیں۔ کہ جن کا ہمارے ساتھ وعدہ کیا گیا ہے۔ پس ان انعامات کے بالمقابل یہ کوئی ایسی رقم نہیں جو بوجھ ہو۔ دوسرے بھی اس میں حصہ لیں۔ لیکن قادیان کی جماعت کو خصوصیت سے اس میں حصہ لینا چاہیئے۔ کیونکہ دراصل قادیان کی جماعت ہی میزبان ہے۔ اور یہ ظاہر ہے کہ میزبان کو اپنے مہمان کی خاطر ہر قربانی کرنی پڑتی ہے ٭

بیس ۲۰ ہزار روپیہ

بیت المال والوں نے اعلان کیا ہے کہ اس دفعہ جلسے کے اخراجات کے لئے بیس ہزار روپیہ کی ضرورت ہے۔ میرے نزدیک ایسے کام کے لئے یہ رقم جمع کر لینی کوئی مشکل بات نہیں۔ لوگ معمولی شادیوں پر ہزاروں روپے لگا دیتے ہیں۔ یہ دین کی شادی ہے۔ اور اگر کوئی شخص شادی پر ہزاروں روپے لگا سکتا ہے تو اللہ تعالیٰ کے الہام کی شادی پر کیوں نہیں لگا سکتا۔ پس میں تو ایسا خیال ہی نہیں کر سکتا۔ کہ ہماری جماعت کے دوست اس سے ہاتھ کھینچ لیں گے ٭

ذمہ واریوں کی کوتاہی

اس بیس ۲۰ ہزار روپے کی رقم میں سے جو سالانہ جلسہ کے اخراجات کے لئے تجویز کی گئی ہے۔ قادیان کی جماعت کے ذمہ پانچ ہزار روپیہ لگایا گیا ہے گو قادیان کی جماعت کی آمدنیاں قلیل ہیں۔ مگر میں سمجھتا ہوں کہ اس کے حوصلے وسیع ہیں۔ اور وہ اس رقم کو بہت جلد ادا کر دیگی میں ڈلہوزی پر ہی تھا کہ میں نے اس تحریک کے متعلق سنا۔ قادیان واپس آکر میں نے اپنے حصہ کا چندہ بھیجا۔ تو مجھے یہ سنکر سخت تعجب ہوا۔ کہ چندہ وصول کرنے والوں نے کہا کہ یہ پہلا چندہ ہے۔ جو اس مد میں ہمیں وصول ہوا ہے۔ بعض نے تو یہاں تک کہا کہ ہمیں معلوم ہی نہیں کہ ایسی کوئی تحریک بھی ہوئی ہے۔ یہ درد پیدا کرنے والی باتیں ہیں۔ پس ہماری جماعت کے دوستوں کو چاہیئے کہ ان باتوں کی خاص احتیاط رکھیں ٭

اپنے آپ چندہ ادا کرو

یہ چندے ایسی چیز نہیں کہ ان کے متعلق کسی کو تمہیں کچھ کہنا پڑے بلکہ یہ تمہیں اپنے آپ ادا کرنے چاہیئیں۔ اور میرے نزدیک تو یہ شرم کی بات ہے۔ کہ کوئی کہے کہ لاؤ جی چندہ دو۔ بلکہ یہ چاہیئے کہ کوئی کہنے نہ پائے۔ کہ تم چندہ ادا کردو۔ تا یہ اس کی طرف منسوب نہ ہو سکے۔ کہ فلاں نے کہا ہی تو چندے ادا کئے گئے کیونکہ اس طرح یہ دین اس کا ہو جائے گا۔ اور یہ سمجھا جائے گا کہ اسے تو دین کا خیال نہ تھا جبھی خیال تھا اسی آکر کہا اگر اسے خود خیال ہوتا۔ تو وہ آپ ہی اس کا فکر کرتا۔ اور اپنے آپ اس کے لئے چندہ دیتا۔ اور اس میں حصہ لیتا۔ پس اس بات کی بھی کوشش کرنی چاہیئے کہ تا ایسا معلوم ہو کہ تمہیں خود بھی دین کی فکر ہے۔ پس جو اس موقعہ پر ایسا کرتا ہے۔ اور اپنے آپ اس میں حصہ لیتا ہے۔ اور اس بات کی طرف نہیں دیکھتا کہ کوئی آکے اسے چندے کے لئے کہے۔ تو وہ اس الہام کو پورا کرتا ہے۔ جو قیامت تک پورا ہوتا رہے گا ٭

بار بار پورا ہونے والا الہام افضل الہام ہوتا ہے

جو الہام بار بار پورا ہو۔ وہ اس الہام کے بالمقابل افضل ہوتا ہے جو ایک دفعہ پورا ہو۔ حضرت صاحبؑ کا یہ الہام بھی ان الہاموں میں سے ہے۔ جو بار بار پورے ہونیوالے ہیں۔ یہ الہام آج ہی نہیں پورا ہو رہا۔ بلکہ قیامت تک پورا ہوتا رہیگا قرآن کریم اسی لئے توریت پر افضل ہے۔ کہ یہ قیامت تک ہے۔ اسی طرح حضرت صاحب کا یہ الہام بھی اعلیٰ الہاموں اور اعلیٰ وحیوں میں سے ہے۔ جو قیامت تک پورا ہوتا رہنے والا ہے۔ پس جو اس میں چندہ دیتے ہیں۔ وہ اس کے پورا کرنے میں حصہ لیتے ہیں۔ اسی طرح جو یہاں آتے ہیں۔ وہ بھی اس کے پورا کرنے میں حصہ لیتے ہیں۔ اور جو دوسروں کو ساتھ لانے کی کوشش کرتے ہیں۔ وہ بھی اس کے پُورا کرنے

میں حصہ لیتے ہیں۔ پس میں یہ بھی کہتا ہوں۔ کہ دوست جہاں اس کی مالی خدمت کریں۔ وہاں ہی وہ خود بھی آئیں اور دوسروں کو بھی ساتھ لائیں +

بیعت جلسہ پر نہ اٹھا رکھو

میں ایک اور ضروری بات بھی کہنی چاہتا ہوں۔ اور وہ یہ ہے کہ بعض دوست تبلیغ کرتے ہیں۔ اور جب ایک آدمی حق بات کو پاکر بیعت کے لئے تیار ہو جاتا ہے۔ تو وہ جلسہ کے قریب کے دنوں میں یہ کہتے ہیں کہ چلو جلسہ پر بیعت کر لینا مگر یہ ایک غلطی ہے۔ ایک شخص جسے ہدایت ہو گئی ہے کیا معلوم کہ قلعہ کے باہر رہ کر اسے پھر خطرہ ہو جائے قلعہ یہی ہوتا ہے۔ کہ اس میں داخل ہو کر ایک شخص خطروں سے محفوظ ہو جاتا ہے۔ اسی طرح بیعت بھی ایک قلعہ ہوتی ہے جو شخص بیعت کر لیتا ہے۔ وہ گویا قلعہ میں داخل ہو جاتا ہے جہاں اس کے لئے کوئی خطرہ نہیں ہوتا۔ اس لئے اس بات کو ہمیشہ مدنظر رکھنا چاہیئے۔ کہ کوئی ایسی بات نہ ہو۔ جس سے ایک شخص قلعے میں آتا آتا رک جائے۔ اور پھر اس کے لئے خطرے پیدا ہو جائیں۔ پس دوستوں کو چاہیئے۔ کہ جس وقت کسی کو ہدایت ہو جائے۔ اسی وقت اسے بیعت میں داخل کرا لینا چاہیئے۔ خواہ وہ جلسہ کے دنوں کے قریب ہی کیوں نہ ہو۔ اور خواہ جلسہ میں ایک دن ہی کیوں نہ باقی رہ گیا ہو۔ اور اس بات کا فکر نہ کرو۔ کہ جلسہ پر ہی ان کو بیعت کرانی چاہیئے۔ ان کو تو اسی وقت بیعت کرا دو۔ جلسہ کے موقعہ پر خدا تعالےٰ اور آدمی دیدیگا۔ تم لوگوں کو لاؤ تو ہی وہ یہاں کے حالات دیکھ کر آپ ہی اس طرف متوجہ ہو جائیں گے۔ اور اس بات سے مت گھبراؤ کہ یہ لوگ جلسے پر جا کر گالیاں دینگے یا کسی اور قسم کی بدزبانی کریں گے۔ میں نے دیکھا ہے۔ دشمن گالیاں دیتے ہوئے آئے۔ لیکن بیعت کر کے گئے۔ پس گالیوں یا اور باتوں سے مت ڈرو۔ تم ساتھ لانے کی کوشش کرو۔ اور جو بیعت کے لئے تیار ہوں۔ انہیں اسی وقت بیعت کراؤ +

دعا

میں دعا کرتا ہوں۔ کہ اللہ تعالےٰ ہمیں ان باتوں کی توفیق دے۔ اور ہم اس کی وحی اور اس کے کلام پر ایمان لانے والے بنیں۔ ہمارے قلوب پر اس کے الہام نازل ہوں اور ہم ان نشانوں پر سے اندھے ہو کر نہ گذر جائیں جو سورج کی طرح روشن ہیں اور جو ہماری رہنمائی کے لئے ہیں۔ میں یہ دعا بھی کرتا ہوں کہ ہم ان الہاموں اور ان نشانوں سے جتنا زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھا سکیں اٹھائیں۔ آمین

فہرست نومبایعین

بقیہ ماہ ستمبر ۱۹۲۶ء

۱۰۲۱ - نظام بی بی صاحبہ ضلع جھنگ
۱۰۲۲ - ایچ ایم عبدالغنی صاحب گجرات
۱۰۲۳ - فیروز خاں صاحب پشاور
۱۰۲۴ - رحمے خاں صاحب ضلع لائلپور
۱۰۲۵ - سراج الدین ؍ ؍ ؍
۱۰۲۶ - اہلیہ عبدالحکیم ؍ بنگال
۱۰۲۷ - محمد علی ؍ ممباسہ
۱۰۲۸ - غلام علی شاہ ؍ ریاست پٹیالہ
۱۰۲۹ - اہلیہ ؍ ؍ ؍ ؍ ؍ ؍
۱۰۳۰ - نظام علی شاہ ؍ ؍ ؍
۱۰۳۱ - رحمت علی شاہ ؍ ؍ ؍
۱۰۳۲ - احمد علی شاہ ؍ ؍ ؍
۱۰۳۳ - شیخ احمد الدین ؍ کوئٹہ
۱۰۳۴ - اہلیہ ؍ ؍ ؍ ؍
۱۰۳۵ - آفتاب احمد ؍ ؍
۱۰۳۶ - انعام احمد ؍ ؍
۱۰۳۷ - اکرام احمد ؍ ؍
۱۰۳۸ - اقبال بیگم صاحبہ ؍
۱۰۳۹ - خورشید بیگم ؍ ؍
۱۰۴۰ - شمشاد بیگم ؍ ؍
۱۰۴۱ - بلقیس ؍ ؍
۱۰۴۲ - خالد سنگ انسا گارگل صاحب سیلون
۱۰۴۳ - فتح محمد صاحب ضلع شاہپور
۱۰۴۴ - عبدالحفیظ ؍ سیالکوٹ
۱۰۴۵ - نعمت علی ؍ ضلع ہشیارپور
۱۰۴۶ - اہلیہ چوہدری محمد علی صاحب ؍ سرگودہا
۱۰۴۷ - دختر ؍ ؍ ؍ ؍ ؍ ؍ ؍
۱۰۴۸ - نصیر احمد صاحب ؍ ؍
۱۰۴۹ - محمد نواز ؍ ؍ ؍
۱۰۵۰ - چوہدری غلام جیلانی صاحب ؍ جالندھر
۱۰۵۱ - عبدالغفور صاحب نظام سٹیٹ
۱۰۵۲ - محمد حسین صاحب ضلع جہلم
۱۰۵۳ - بنت علی محمد صاحب ضلع ملتان
۱۰۵۴ - جلال الدین ؍ ؍ لاہور
۱۰۵۵ - نور الدین صاحب ضلع شیخوپورہ
۱۰۵۶ - بشیر احمد صاحب ضلع گوجرانوالہ
۱۰۵۷ - اہلیہ بشیر احمد صاحب ؍ ؍
۱۰۵۸ - شیر زمان صاحب ؍ راولپنڈی
۱۰۵۹ - محمد امیر خاں ؍ کشمیر
۱۰۶۰ - شیخ ابو بکر ؍ ضلع گوجرانوالہ
۱۰۶۱ - یعقوب خاں ؍ لاہور
۱۰۶۲ - محمد عمر صاحب ضلع ہشیارپور
۱۰۶۳ - محمد بخش صاحب ؍ اٹک
۱۰۶۴ - شیخ محمد صاحب ؍ گورداسپور
۱۰۶۵ - علی احمد ؍ کاٹھیاواڑ
۱۰۶۶ - قاسم علی صاحب ؍
۱۰۶۷ - عبداللہ صاحب ضلع گجرات
۱۰۶۸ - قاسم صاحب ؍ ؍
۱۰۶۹ - چوہدری محسن الدین صاحب ضلع ہشیارپور
۱۰۷۰ - محمد عظمت اللہ صاحب ؍ گجرات
۱۰۷۱ - چوہدری قطب الدین صاحب ؍ گورداسپور
۱۰۷۲ - و مبارک علی شاہ صاحب ؍ ؍
۱۰۷۳ - عدالت خاں صاحب ضلع ہشیارپور
۱۰۷۴ - اہلیہ ؍ ؍ ؍ ؍ ؍
۱۰۷۵ - بنت ؍ ؍ ؍ ؍ ؍
۱۰۷۶ - بنت ؍ ؍ ؍ ؍ ؍
۱۰۷۷ - منشی عطا محمد صاحب ؍ شاہپور
۱۰۷۹ - غلام نبی صاحب میانوالی
۱۰۸۰ - محمدی بی بی صاحبہ ضلع جہلم
۱۰۸۱ - ساب بی ؍ پاڑہ چنار
۱۰۸۲ - اہلیہ میاں تاج الدین صاحب لاہور
۱۰۸۳ - دختر کلاں ؍ ؍ ؍
۱۰۸۴ - غلام جنت دختر خورد ؍
۱۰۸۵ - بدرالدین صاحب ضلع گورداسپور
۱۰۸۶ - والدہ عبدالستار صاحب لاہور
۱۰۸۷ - غلام سرور صاحب راولپنڈی
۱۰۸۸ - عمرالدین صاحب ؍
۱۰۸۹ - مرزا اللہ دتا صاحب پشاور
۱۰۹۰ - مستری مہرالدین ؍ ضلع سیالکوٹ
۱۰۹۱ - غلام احمد صاحب قادیان
۱۰۹۲ - نبی بخش صاحب ضلع گورداسپور
۱۰۹۳ - عمرالدین صاحب ؍ ؍
۱۰۹۴ - غلام قادر صاحب ؍ لائل پور
۱۰۹۵ - چوہدری نور خاں صاحب ضلع گورداسپور
۱۰۹۶ - منشی محمد اقبال صاحب ضلع منٹگمری

اکتوبر ۱۹۲۶ء

۱۰۹۷ - حسین بی بی صاحبہ ضلع گورداسپور
۱۰۹۸ - سید مصطفےٰ شاہ صاحب لنڈن
۱۰۹۹ - میاں غلام مصطفےٰ صاحب ضلع جالندھر
۱۱۰۰ - میاں اللہ بخش صاحب ؍ ؍
۱۱۰۱ - میاں صادق علی ؍ ؍ ؍
۱۱۰۲ - چوہدری محمد بخش ؍ ؍ ؍
۱۱۰۳ - چوہدری محمد بخش صاحب ؍ ؍ ؍
۱۱۰۴ - میاں فضل الدین صاحب ضلع سیالکوٹ
۱۱۰۵ - محمد حمید اللہ صاحب ؍ گجرات
۱۱۰۶ - شہاب الدین صاحب شملہ
۱۱۰۷ - شیخ بدھن صاحب ضلع شیموگہ
۱۱۰۸ - میاں عبدالحمید صاحب ؍ ہزارہ
۱۱۰۹ - غلام حیدر صاحب ؍
۱۱۱۰ - طالب حسین شاہ صاحب ڈیرہ اسمٰعیل خاں
۱۱۱۱ - خدا بخش صاحب ضلع شیخوپورہ
۱۱۱۲ - ایم - کے - ایم ساگو محمد کولمبو
۱۱۱۳ - محمد عیسےٰ صاحب سماٹرا
۱۱۱۴ - المنیر صاحب ؍
۱۱۱۵ - دہیم صاحب ؍
۱۱۱۶ - حسین صاحب ؍
۱۱۱۷ - نور الدین صاحب ؍
۱۱۱۸ - غلام رسول صاحب ریاست میسور
۱۱۱۹ - سائرہ بی بی صاحبہ ضلع امرتسر
۱۱۲۰ - وزیر محمد صاحب ؍ سہارنپور
۱۱۲۱ - لاڈو صاحب ؍ ؍
۱۱۲۲ - سید نعمت علی شاہ صاحب کلکتہ
۱۱۲۳ - رحمت اللہ صاحب جگراؤں
۱۱۲۴ - امۃ الحمید صاحبہ ضلع راولپنڈی
۱۱۲۵ - محمد الدین صاحب ملک وال
۱۱۲۶ - محمد حسین صاحب ضلع جہلم
۱۱۲۷ - عبدالکریم صاحب سیلون
۱۱۲۸ - محمد شفیع صاحب ضلع لائل پور

(باقی آئندہ)

اقتباسات

خدام الحرمین کو ہم خوش آمدید کہتے ہیں۔ مگر گذارش کرتے ہیں۔ کہ آپ لوگ بجائے جلسے کر کے تجویزات پاس کرنے اور شہرت دینے اور مسلمانوں کو باہمی لڑانے کے ایک ہی تجویز پاس کریں۔ کہ آپ خود اور آپ کے اتباع اپنے اپنے اوقات مخصوصہ میں خدا سے دعا کیا کریں۔ کہ اے خدا حجاز مقدس کی حکومت اس قوم کے سپرد کر جو تیرے نزدیک متبع اسلام ہو۔ اور حکومت کے لائق ہو۔ بلکہ اگر آپ لوگ مزید تشریح بھی چاہیں۔ تو یہ لفظ بھی بڑھا دیں۔ کہ نجدیوں کو نکال دے۔ اسی طرح نجدیوں کے بدخواہ ان کے رہنے اور ترقی پانے کی دعا کریں۔ جس کی خدا قبول کرے۔ اس کا بیڑا پار۔ آپ لوگوں کو دعا کی قبولیت کی زیادہ توقع رکھنی چاہیئے ؛ (اہلحدیث ۲۲ر اکتوبر)

مسلمانوں میں فرقہ در فرقہ جو خانہ جنگیاں ہو رہی ہیں انہوں نے ہر ملک اور ہر قوم کی نظروں میں انہیں ذلیل کر دکھایا ہے لیکن مقام مسرت ہے کہ موجودہ فضائے ہند سے متاثر ہو کر جو مسلمانوں کے لئے نہایت خطرناک ہے احمدی جماعتوں کے سرجرآوردہ اصحاب نے اگر عقائد کی یکرنگی کے لحاظ سے نہیں تو اس لحاظ سے ہی سہی کہ دوستانہ تعلقات قائم کریں کئی غلط فہمیاں دور کر دیتے ہیں۔ ڈلہوزی کے مقام پر ایک دوسرے کو دعوتیں دی ہیں۔ شائد وہ وقت بھی قریب ہے۔ کہ دونوں فریقوں میں جو تبلیغ و اشاعت اسلام کی خاص کوشش رکھنے سے مسلمانوں میں امتیاز خاص رکھتے ہیں حقیقی صلح بھی ہو جائے۔ کاش مسلمانوں کے دوسرے مذہبی فرقے بھی جو ایک دوسرے کے تکفیر و تذلیل بلکہ ہستی مٹانے تک کے درپے ہیں۔ باہم ایسی ہی مصالحانہ پیش قدمی کریں۔ مسلمانوں کو خوب یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ آج انہیں جس کی سب سے بڑھ کر ضرورت ہے۔ وہ صرف اتفاق و اتحاد اور تنظیم ہے۔ اس کے بغیر وہ زندہ نہیں رہ سکتے ؛ (کشمیری ۲۱ر اکتوبر)

جو مسلمانوں کو محض گوشت قربان کرنے کیلئے جاتے ہوئے دیکھ کر بھی مرنے مارنے پر تیار ہو جاتے ہیں وہ ہندو ان ہندوؤں کے برخلاف کیوں نہیں بھڑکتے کہ جو نہ صرف یہ کہ بوڑھوں کو سود کے لالچ سے مدد دے کر ننگے ہاتھ گؤوں کو فروخت کر کے نفع اٹھاتے ہیں بلکہ گؤ کی چربی گھی کے نام سے فروخت کر کے یا گھی میں ملا کر فروخت کر کے ان سب کا دھرم بگاڑ رہے ہیں ؛ (ارجن دھرم ویر چاروں ۱۴ و ۱۷ر اکتوبر)

اشتہار زیر آرڈر ۵ رول عنہ ضابطہ دیوانی

بعدالت جناب چودھری محمد لطیف صاحب۔ بی اے اڈیشنل سب جج بہادر درجہ چہارم ضلع انبالہ

دیوانی مقدمہ نمبر ۲۰۲/۵۳ بابت سنہ ۱۹۲۶ء

زم رام کشن نانک چند ذات سود ساکن موضع سوہانہ پرگنہ تحصیل کھرڑ۔ مدعا علیہ ؛

بنام

چھجو ولد شیاماں ذات چمار سکنہ موضع منوڑ تحصیل کھرڑ حال آباد موضع باسیاں تحصیل بسی ریاست پٹیالہ ؛

دعویٰ دلاپانے مبلغ ۴۲۰ روپیہ بروئے تمسک

بنام چھجو ولد شیاماں ذات چمار ساکن منوڑ تحصیل کھرڑ حال آباد موضع باسیاں تحصیل بسی۔ ریاست پٹیالہ ؛

مقدمہ مندرجہ عنوان میں مدعا علیہ عمداً تعمیل سے گریز کرتا ہے لہٰذا بذریعہ اشتہار مشتہر کیا جاتا ہے۔ کہ وہ مورخہ ۹/۱۱/۲۶ کو حاضر عدالت ہذا ہو کر اصالتاً یا وکالتاً پیروی و جوابدہی مقدمہ ہذا کرے۔ ورنہ اس کے خلاف کارروائی یکطرفہ عمل میں آویگی ؛

آج بتاریخ ۱۹ر اکتوبر ۱۹۲۶ء بثبت دستخط ہمارے و مہر عدالت جاری کیا گیا ؛

مہر عدالت دستخط حاکم

حب اٹھرا

(اشتہار از)

۱- جن عورتوں کے حمل گر جاتے ہوں (۲) جن [کے بچے] پیدا ہو کر مر جاتے ہوں۔ (۳) جن کے ہاں اکثر لڑ[کیاں] ہوتی ہوں (۴) جن کے گھر اسقاط کی عادت ہو گئی [ہو (۵)] جن کے بانجھ پن کمزوری رحم سے ہوں (۶) جن کے بچے بدصورت پیدا ہوتے ہوں اور کمزور ہی رہتے ہوں۔ ان کے لئے ان گودبھری گولیوں کا استعمال اشد ضروری ہے۔ فی تولہ عہ/ تین تولہ کے لئے محصول ڈاک معاف۔ چھ تولہ تک خاص رعایت +

سرمہ نور العین

اس کے اعلیٰ اجزاء موتی و ہیراں ہیں۔ اور یہ ان امراض کا مجرب علاج ہے۔ آنکھوں کی روشنی بڑھانے والا۔ دھند، غبار، جالا۔ ککرے۔ خارش۔ ناخنہ۔ پھولا۔ ضعف چشم۔ پڑوال کا دشمن ہے۔ موتیابند دور کرتا ہے۔ آنکھوں کے لیسدار پانی کے روکنے میں بے مثل ہے۔ پلکوں کی سرخی اور موٹائی دور کرنے میں بےنظیر تحفہ ہے۔ گلی سڑی پلکوں کو تندرستی دینا۔ پلکوں کے گرے ہوئے بال از سر نو پیدا کرنا اور زیبائش دینا خدا کے فضل سے اس پر ختم ہے قیمت فی شیشی دو روپے ۲/ عہ +

مفرح عروس زندگی

معدہ کے تمام فضلوں کو دور کرنے والی۔ مقوی دماغ۔ محافظ روشنی چشم۔ نسیان کی دشمن۔ جگر کو طاقت دینے والی جوڑوں کے درد و نقرس کے درد سینہ کو مضبوط بنانے والی مقوی اعضاء رئیسہ دوائی ہے۔ اس کا روزانہ استعمال صحت کا بیمہ ہے۔ قیمت فی ڈبیہ (عہ/)

مقوی دانت منجن

منہ کی بدبو دور کرتا ہے۔ دانتوں کی جڑیں کیسی ہی کمزور ہوں۔ دانت ہلتے ہوں۔ گوشت خورہ سے تنگ آ گئے ہوں دانتوں سے خون آتا ہو۔ یا پیپ آتی ہو۔ دانتوں میں میل جمتی ہو۔ اور زرد رنگ رہتے ہوں۔ اور منہ میں پانی آتا ہو اس منجن کے استعمال سے یہ سب نقص دور ہو جاتے ہیں اور دانت موتی کی طرح چمکتے ہیں۔ اور منہ خوشبودار رہتا ہے۔ قیمت فی شیشی ۱۲/ +

المشتہر

نظام جان عبداللہ جان معین الصحت قادیان

...ود کے اندر مسجد ...کے مکان سے ...ں ملتا ہے۔ مکان ...دالان دو چھوٹی ... ایک باورچی خانہ ...غسل خانہ پاخانہ اور چھت پر صحن کے پردے ہیں۔ کرایہ ...پانچ روپیہ ماہوار ہے۔ زرِ رہن چھ صد روپیہ مقرر ہے۔ مالک مکان باقاعدہ کرایہ نامہ لکھ دینے کو تیار ہے۔ خواہشمند احباب خاکسار کے ساتھ خط و کتابت فرماویں +

خاکسار مرزا بشیر احمد قادیان

چھوٹی تقطیع ... انچ عرض۔ قیمت ... کاغذ متوسط مجلد عہ/ ... ملنے کا ... کتاب گھر ق[ادیان]

بوہنات کے بعد ملیریا شروع ہوتا ہے!

یہ موذی مرض انسان کو بالکل ناکارہ کر دیتا ہے ایک ہی بخار کے بعد ایسا معلوم ہوتا ہے کہ کسی نے طاقت کھینچ لی ہے اس سے تلی وغیرہ بڑھ کر تمام شکل بیہودہ ہو جاتی ہے افسوس! کہ ہمارے ملک کے لوگوں نے ابھی نہیں سمجھا ہے کہ ملیریا کیا ہے کیوں اور کیسے پیدا ہوتا ہے۔ کن کن صورتوں میں پیدا ہو سکتا ہے کس طرح ایک انسان سے یا آبادی سے بھی دور کیا جا سکتا ہے اور علاج کیسے ہونا چاہئے؟

ان تمام باتوں کا مفصل ذکر رسالہ ملیریا میں ہے جو کہ بقیمت ۵/ مندرجہ ذیل پتہ سے مل سکتا ہے اور رفاہ عام کے واسطے انہی باتوں کا خلاصہ ایک چھوٹا سا رسالہ ملیریا یا موسمی بخار خورد بھی لکھا ہے جو کہ طلب کرنے پر مفت بھیجا جاتا ہے

عرق بخار

جس کی تین دن میں ہر خوراک کھانے سے ۹۹ فیصدی حالتوں میں ملیریا کا بخار دور ہو جاتا ہے۔ چاہے متواتر ہو چاہے روز مرہ آنیوالا ہو یا دن میں دو بار آنیوالا ہو یا تیہ یا چوتھیہ پہلے ہی دن رک جاتا ہے اگر ملیریا کے دنوں میں اسکی نصف یا ایک خوراک روزانہ پی جاوے تو ملیریا نہیں ہوتا ہے قیمت آٹھ آنے ۸/

خط و کتابت و تار کیلئے پتہ :- امرت دھارا 23 لاہور

المشتہر منیجر امرت دھارا اوشدھالیہ امرت دھارا بھون امرت دھارا روڈ۔ امرت دھارا ڈاکخانہ لاہور

(اشتہارات کی صحت کے ذمہ دار خود مشتہر ہیں نہ کہ الفضل (ایڈیٹر))

… ط
… پر چالیس
… دہ ہے۔ زر
… و گوداموں کے

… یصل بن ابن سعود نے ملکہ
… حاصل کرلی۔ اور ملکہ نے ان کو
… در ماشو کا اعزاز عطا فرمایا +

… تو بر۔ امپیریل کانفرنس کا آج صبح کو افتتاح
… ال جلسہ ہے۔ جس کی ابتدا ۱۹۰۷ء میں
… پہلے کالونیل کانفرنس دنو آبادیات کی کانفرنس
… یت کانفرنس قائم تھی۔ جس نے ۲۰ سال تک نہایت
… مات انجام دیں اور اس کے بعد اس کی جگہ پر اس کانفرنس
… دور بڑے پیمانہ پر قائم کیا گیا +

استنبول ۲۹ر ستمبر ڈیلی کرانیکل کا مکتوب خصوصی اجب سے سلطان ابن سعود نے ارض حجاز میں نظامنامہ حجاز کا اعلان کیا ہے اس وقت سے وہ ہمدردی زائل ہوگئی ہے۔ جو ترکوں کے دلوں میں سلطان موصوف کے لئے تھی +

ایران میں اب تک فتنہ بغاوت فرو نہیں ہوا ہے۔ بلکہ روز بروز بڑھ رہا ہے۔ یہ معلوم نہیں ان کو یہ کہاں سے خارجی امداد پہنچ رہی ہے۔ ان کے دست و بازو اور مضبوط ہو رہے ہیں اور حکومت کے قابو سے باہر ہوتے جا رہے ہیں +

صوبہ جی کیانگ کے دار الحکومت کیاچاؤ کے سول گورنر ہسیاچاؤ نے جنرل سن چوان فانگ کے خلاف بغاوت کر کے اپنی خود مختاری کا اعلان کر دیا ہے۔ جنرل مذکور آج کل اپنی کثیر فوج لئے ہوئے صوبہ کیانگسو میں کانٹن کی فوجوں کا مقابلہ کر رہا ہے +

گلاسگو نیوز لکھتا ہے۔ کہ مکہ سے جدہ تک موٹر گاڑی کی آمد و رفت شروع ہوگئی ہے۔ اس سے عصر جدید کی اسپرٹ کا پتہ لگتا ہے۔ اونٹ کے مالکوں کا ضرور اصرار ہوگا۔ کہ ان کی تجارت برقرار رہے۔ اور موٹر گاڑی وغیرہ کی آمد و رفت شروع نہ ہو۔ مگر مالکان شتر کچھ اعتراض نہیں کرتے

پیرس ۱۵ اکتوبر۔ ۲۵ر اکتوبر کو سلطان مراکش کے صاحبزادے اور انخلادی پاشا کی بیٹی کی شادی ہونے والی ہے۔ اندازہ کیا گیا ہے۔ کہ صرف روشنی پر ۳ لاکھ اور دعوتوں پر دس لاکھ فرانک خرچ آئے گا۔ غرباء کو روٹی وغیرہ کھلانے کیلئے ۲ لاکھ فرانک منظور ہوئے ہیں۔ اور شادی کے تحائف کی قیمت

… ایا۔ جس …
اور ان کے …
مرکزی پارک کے …
جتنے چھوٹے جہاز …
بڑے بک مسطولی جہاز … یہ کا تعلیمی جہاز برٹینیہ …
جہاز ڈوب گئے۔ نار دے کے ایک جہاز کو ہوا …
کے دوسری طرف لے جا پھینکا۔ اور وہاں سے پھر … پھینک دیا۔ صوبجات ہوانا۔ مانانزب اور پنیاردریو میں فصلوں کو سخت نقصان پہنچا۔ طوفان کا رخ شمالی مشرق کو تھا۔ آج یہ فلوریڈا پہنچ گیا۔ دیکھئے کیا گل کھلیں +

ملبہ کے نیچے سے اب تک چار لاشیں برآمد ہوئی ہیں۔ ممکن ہے اور بھی نکلیں۔ سڑکوں پر کوہ پیکر موجوں نے ۲½ فٹ پانی چڑھا دیا تھا۔ سرکاری رپورٹ سے معلوم ہوا ہے۔ کہ ۳۰ آدمی ہلاک اور ۳۰۰ مجروح ہوئے۔ ہزارہا خانہ برباد ہوگئے۔ ٹیلیفون اور تار کا سلسلہ ٹوٹ گیا۔ پولیس اور فوج پہرہ دے رہی ہے۔ اور لوٹنے والوں کو بلا اطلاع گولی مار دیتی ہے +

ہندوستان کی خبریں

لاہور۔ ۲۲ر اکتوبر۔ کل مجلس وضع قوانین پنجاب میں سوالات و جوابات کے بعد عورتوں کو نیابت کونسل میں حق نمائندگی عطا کرنے کی قرارداد پیش کی گئی۔ جو مختصر سی تقریر کے بعد تالیوں کی گونج کے ساتھ منظور ہوگئی +

دہلی ۲۱ر اکتوبر۔ لالہ لاجپت رائے ایسوسی ایٹڈ پریس کو لکھتے ہیں۔ کہ اخبار پرتاب لاہور نے جو … ہے۔ کہ میں نے مہاراجہ نابھہ سے کچھ رقم لی ہے۔ یہ خبر قطعاً غلط بے بنیاد اور توہین آمیز ہے۔ میں نے مہاراجہ صاحب سے کوئی ملاقات نہیں کی۔ میرے بہت سے دوست یہ مشورہ دے رہے ہیں۔ کہ میں یہ معاملہ عدالت کے سپرد کر دوں۔ لیکن ابھی تک میں نے کوئی فیصلہ نہیں کیا +

شملہ ۱۹ر اکتوبر۔ ستمبر ۱۹۲۶ء میں محکمہ جنگل کی ملازمت کے لئے جو امتحان مقابلہ ہوا تھا۔ اس میں آسام کے مسٹر جے نیرجی اور مدراس کے مسٹر دنگل سرنوا کرشنا سوامی بالترتیب اوّل و دوم رہے۔ اور انہیں انڈین فارسٹ سروس میں ڈپٹی کمشنر مقرر کیا گیا ہے۔ اور یہ لوگ فارسٹ کالج ڈیرہ دون میں تعلیم حاصل کرینگے +

ڈیرہ دون ۲۰ر اکتوبر۔ آج ضلع ڈیرہ دون کے غیر مسلم … وں کی نامزدگی بجس لیٹو کونسل عمل میں آئی۔ ٹھاکر … سنگھ راٹھور کمالہ اگرسین اور مہاراجہ نابھہ نامزد ہوئے +

… دہلی میں ملیریا بخار پھیل جانے کی وجہ سے میونسپل … کونین کمیچر تقسیم کرنے کی تجویز پاس کی تھی۔ اور مبلغ … دہ سو روپیہ اس کے خرچ کے لئے منظور کیا گیا۔ چنانچہ ۲۵ر ستمبر ۱۹۲۵ء سے یہ کام شروع کیا گیا +

اخبار ہندو اور بھیشم کا الحاق ہوگیا ہے۔ ہندو کے ایڈیٹر لالہ رام رچھپال سنگھ شیدا دہلوی بندے ماترم کے ایڈیٹوریل سٹاف میں چلے گئے ہیں +

کلکتہ۔ ایڈیٹر "حبل المتین" کی صاحبزادی بیگم فرخ سلطان کلکتہ یونیورسٹی کے ابتدائی قانونی امتحان میں امتیازی حیثیت سے کامیاب ہوگئی ہیں۔ ان کو یونیورسٹی نے اجازت دیدی تھی۔ کہ پردہ میں رہ کر امتحان میں شرکت کریں +

شملہ ۲۲ر اکتوبر۔ ہز ایکسیلنسی وائسرائے کے فوٹو گرافر کے جن دو ملازموں نے ہز ایکسیلنسی وائسرائے کا چاندی کا سگرٹ کیس چرایا تھا۔ انہیں قید کر کے لدھیانہ جیل بھیج دیا گیا تھا۔ ہز ایکسیلنسی وائسرائے نے حکومت پنجاب کو کہا کہ انہیں رہا کر دیا جائے۔ چنانچہ وہ رہا کر دیئے گئے +

لاہور میں دسہرہ کے موقعہ پر جو بم پھینکا گیا تھا اس کے سلسلہ میں پولیس کے افسروں نے یہ اعلان کر دیا ہے کہ جو شخص مجرم کی گرفتاری کا باعث ہوگا۔ اسے پانچ ہزار روپیہ انعام دیا جائے گا +

(منشی عبد الرحمٰن کشمیری قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپ کر مالکان کے لئے قادیان سے شائع کیا)